تالیفات حکیم الامت تھانوی

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب الحکم حضرت اقدس مولانا مولوی حافظ قاری حاجی شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مد ظلہ

اتمام النعم ترجمہ تبویب الحکم

از اہتمام امیدوار رحمت یزدان محمد ابو سعید بن محمد عبد الرحمٰن خان طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ

مطبع ۱۳۱۰ فیض آگرہ دہلی
دین ناظر و فیض کا مطبوع

تقریظ از جناب جامع کمالات صوری و معنوی جناب مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ واہب النعم۔ واسع الفضل و الکرم۔ والصلوٰۃ علی رسولہ محمد الذی اوتی جوامع الکلم وعلی آلہ و اصحابہ ینابیع الحکم۔ سبحان اللہ مقبولان الٰہی کی بھی کیا شفقت و دلسوزی ہے کہ شب و روز بندگان خدا کے فیض رسانی و نفع بخشی کا خیال رہتا ہے یہی لوگ درحقیقت آیۂ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کی تفسیر ہیں چنانچہ ہمارے حضرت قبلہ و کعبہ پیر و مرشد مولانا سیدنا الحاج الحافظ الشاہ محمد امداد اللہ دامت برکاتہم کے ایسی ہی شفقت کا مصداق یہ امر ہے کہ آپکی ذات بابرکات سے مفید مفید کتابیں تصنیف ہوئیں ترجمے ہوئے اشاعت ہوئی انہیں مفید اور ضروری کتابوں میں سے ایک کتاب معروف بنام حکم جامع ارشادات قطب الوقت حجۃ اللہ حضرت ابن عطاء اسکندری مصنف تنویر فی اسقاط التدبیر ہے واقعی جو طرز روحانی تربیت اتقان معرفت کا ان بزرگ کے کلام میں پایا جاتا ہے کم کسیکے کلام میں دیکھا گیا۔ یہ کتاب بھی اپنے حسن ظاہر و جمال باطن کی وجہ سے وصف و بیان سے مستغنی ہے کسیکا قول ہے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے مگر اسکے مضامین متفرق ہونے سے طالب کو پتہ نہ لگتا تھا کہ یہ مسئلہ کس باب کا ہے شیخ علی متقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسکی ترتیب و تبویب تو نہایت خوبی کیساتھ کی جو النہج الاتم فی تبویب الحکم کے نام سے مشہور ہے حضرت سیدنا و مرشدنا ممدوح الصدر نے بنظر نفع رسانی اہل ہند کے اسکے ترجمہ کیلیے جامع الفضل و الکمال عزیز النظیر و المثال جناب مولانا خلیل احمد صاحب مدرس سابق مدرسہ اسلامیہ دیوبند و مدرس حال مدرسہ اسلامیہ سہارنپور کو حکم فرمایا۔ مولانا نے نہایت سلیس مطلب خیز عبارت میں ترجمہ فرمایا اور حسب ارشاد سیدنا اس احقر کو طبع کرانیکے لیے عنایت ہوا چونکہ نہایت انکسار و خلوص کی وجہ سے جناب مولانا مترجم نے اس ترجمہ کا نام تک نہیں رکھا بھلا اپنا نام ظاہر کرنا تو کہاں اسلئے احقر نے اتمام النعم فی تبویب الحکم اسکا نام رکھدیا اور شفیق مخلصی مجسم تصویر ہمت کرم جناب حافظ محمد ابو سعید خان صاحب مہتمم مطبع نظامی باقتضای اصل خلوص کے جو حافظ صاحب ممدوح کو حضرت سیدنا و من طلبہ کے حضور میں ہے اپنی عالی ہمتی سے اسکو نہایت اہتمام و تصحیح کیساتھ طبع فرماکر مشتاقین کی آنکھوں کو نور اور دلکو سرور بخشا۔ یہ لآلی بے بہا آتش غوطوں کے بعد بحر خفا سے ساحل ظہور پر آئے ہیں جو اب بھی اسکو آویزۂ گوش قبول بنانے میں پس و پیش ہو تو بجز ناقدر شناسی کے اور کیا الزام دیا جاوے فقط

کتبہ محمد اشرف علی عفی عنہ

تالیفات حکیم الامت تھانوی

تالیفات حکیم الامت تھانوی

تالیفات حکیم الامت تھانوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفین اوس خداوند علیم کے واسطے شایان ہین جو اپنی خواص عباد کے لیے معانی اور نکات کے چہرون سے نقاب کا پردہ اوٹھانیوالا ہے۔ اور درود وسلام ہمارے سردار و پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو جو چیدہ و برگزیدہ اُس جماعت کے ہین جنکو حکمت و نبوت اور دوٹوک کلام عطا ہوئے اور ان کے آل و اصحاب پر جو فہم نکات و اسرار کی زمینون کی اطراف کے لیے مرکز اور مرجع ہین اما بعد کہتا ہو بندہ حقیر ذات بے نیاز کے لطف کا محتاج علی بن حسام الدین جو متقی ہندی کے لقب کے ساتھ مشہور ہے غفر اللہ لہ و لوالدیہ و للمومنین والمومنات۔ جب مین نے کتاب حکم کو جو امام محقق عارف صاحب کشف و لی ابو الفضل تاج الدین احمد بن عبد الکریم بن عطاء اسکندری کی تصنیف ہے دیکھا اور علم صوفیہ کے بیان مین جسقدر کتابین ہین اُسکو سب مین عمدہ پایا اور اگرچہ حضرات متقدمین صوفیہ اُسکی شرح کے درپے ہوئے پر جہان تک میرا علم ہے اُن مختلف اور متفرق حکمت آمیز فقرون کو ابواب کے طور پر جمع و فراہم کرنے کے لیے کوئی متعرض نہین ہوا۔ اسلیے میرے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ مین ابواب و تراجم مقرر کرون اور ہر ایک حکمت آمیز فقرہ کو اُسکے مناسب باب کے ذیل مین درج کرون تاکہ الفاظ و معانی کا یاد کرنا بھی کسیقدر سہل ہو جائے اور یہ تبویب بمنزلہ مختصر شرح کے ہو اور مین اسکو النہج الاتم فی تبویب الحکم کے نام کے ساتھ موسوم کرتا ہون اُنتیس باب مقرر کرتا ہون پہلا باب علم کے بیان مین علم نافع[1] بخشش الٰہی ہے جسکی شعاعین سینہ اور دل مین پھیل جائین اور دل پر سے شکوک و اوہام کے پردے اُٹھا دے بعد ازین علم[2] دو ہے

[1] اور وہ علم خداوند تعالیٰ کے اور اس کی صفات اور اس کے احکام ... اور باقی عبادات اور آداب کا علم ہے

[2] ... متقی ... زمانہ ... عبادات ...

جس کے ساتھ خوف خدا بھی ہو علم کے ساتھ اگر تجکو خوف خدا بھی ہو تو وہ تجکو فائدہ بخش ہی ورنہ
وہ تیرے لیے ضرر رسان ہی **دوسرا باب توبہ کے بیان مین** قلب کیونکر منور ہو سکتا ہی اور
حال یہ ہی کہ اغیار موجودات کی صورتین اُس کے آئینہ مین منقش ہون بلکہ خدا تعالی کی طرف کیونکر
سیر کرسکتا ہی حالانکہ وہ ابھی شہوات نفسانیہ کی قید مین مقید ہو بلکہ خداوند تعالی کی بارگاہ عالی مین
داخل ہونے کی کیونکر طمع کرسکتا ہی اور وہ اپنی غفلتون کی ناپاکی سے نہین نہایا بلکہ دقائق اسرار کے
سمجھنے کی کیونکر توقع رکھتا ہی اور وہ اپنی نازیبا حرکتون سے اگر اُسکے عدل وانصاف سے مدبھیڑ
ہوگئی تو کوئی گناہ صغیرہ نہین اور اگر اُسکے فضل کا سامنا ہوا تو کوئی گناہ کبیرہ نہین جب تجھ سے
کوئی گناہ صادر ہو جائے تو وہ تجکو تیرے پروردگار کے ساتھ حصول استقامت سے مایوس
نکر دی کیونکہ شاید آخری گناہ ہو جو تجھپر مقدر ہوا ہی۔ طاعات وعبادات کے فوت ہو جانے پر
غم کا نہ ہونا اور معاصی وسئیات کے واقع ہونے پر پشیمانی کا نہ ہونا موت قلب کی علامت
ہی کوئی گناہ تیرے خیال مین اتنا بڑا نہ ہونا چاہیے کہ تجکو اللہ تعالی شانہ کے ساتھ حسن ظن سے
روکدی اور اُسکی رحمت وفضل سے مایوس کردی کیونکہ جس نے اپنے پروردگار کو پہچانا اُسنے برتا بلحاظ اُسکے
کرم کے اپنے گناہ کو صغیر اور حقیر جانا **تیسرا باب عمل کے اندر اخلاص ہونے کے**
بیان مین بندے کے اعمال صرف صورتین بیجان ہین اور اخلاص کا وجود اُن کے لیے
ارواح ہین۔ اثنا ر سلوک مین بوقت کشف معارف واسرار اور ظہور انوار کے سالک کی
ہمت توقف کا ارادہ نہین کرتی ہی مگر حقیقة الامر اُسکو پکار کر کہتی ہی کہ تیرا مطلوب آگے ہی اور
جمال ظاہر مخلوقات کا ظاہر نہین ہوتا ہی مگر اُنکے حقائق چلاکر تجکو کہتے ہین کہ ہم آزمایش مین
ہم مین مبتلا ہو کر کفران مت کیجیو۔ ایک مخلوق سے دوسرے مخلوق کی طرف چلنے کا قصد نہ کر
کیونکہ اگر تو ایسا کریگا تو مثل چکی کے گدھے کے ہوگا کہ چکی مین جاتا ہی اور جو اُسکے سیر کی ابتدا ہی
وہ ہی اُسکے سیر کی انتہا ہی لیکن تو مخلوقات سے خالق کی طرف سیر کر اللہ تعالی فرماتا ہی اور
بے شک انتہا (سلوک) تیرے پروردگار تک ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو دیکھ

مخلص وہ ہی کہ طاعت کے لیے اپنے اعمال پر طلب حصول جزا وقبول دنیاوی یا حصول مقامات نہ ہونا چاہیے بلکہ مرضی حق اللہ مقصود ہو ورنہ وہ اپنے اخلاص کے م

وہ فرماتے ہین جسکی ہجرت اللہ ورسول کی طرف ہو تو فی الواقع اُسکی ہجرت اللہ ورسول کی طرف ہوگی اور جسکی ہجرت متاع دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے تو اُسکی ہجرت واقعی اُسی طرف ہوگی جسطرف اُسنے ہجرت کا ارادہ کیا ہو۔ اگر تو صاحب عقل وفہم ہو تو حضرت کے اس جملہ (فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ) کو تامل کی نظر سے بغور دیکھ کہ کوئی عمل بارگاہ خداوندی مین اُس عمل سے زیادہ قبولیت کے لائق نہین ہو جسکا مشاہدہ تیرے پسندیدگی کی نظر سے غایب ہو اور تیرے خیال مین اُسکا وجود حقیر ہو طاعت پر اس اعتبار سے نہ اترانا کہ وہ تجھ سے تیری قدرت واختیار کے ساتھ ظاہر ہوئی ہو بلکہ یہ خیال کرکے خوش ہونا کہ خدا تعالی کے فضل ورحمت اور توفیق کے ساتھ ظاہر ہوئی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہو تو کہہ اللہ تعالی کے فضل سے اور اُسکی رحمت سے اسی پر چاہیے خوشی کرین۔ ہمارا پروردگار جل وعلا اس سے برتر وبالاتر ہو کہ بندہ تو اُس کے ساتھ اپنی طاعتون سے نقد کا معاملہ کرے اور وہ اُس کا بدلہ قیامت کے اودھار پر چھوڑے طاعت پر دنیا مین تجکو یہ ہی بدلہ کافی ہو کہ تیرا مولے تیرے لیے طاعت کے اہل ہونے پر راضی ہوا۔ عمل کرنے والون کے لیے جزاء معجل یہ ہی کافی ہو جو اثنا رطاعت مین اُن کے قلوب پر الہامات اور لذت مناجات کے دروازے کھولتا ہو اور اپنا انس جان بخش اُن کے دلون پر نازل فرماتا ہو۔ جس نے اللہ تعالی کی عبادت حصول ثواب یا دفع عقاب کے لیے کی تو گویا اُس نے حق جل وعلا کی صفات کمال وعظمت وجلال کا حق ادا نہ کیا۔ جب تو کسی عمل پر عوض کا خواہان ہوگا تو تجھ سے اُس مین صدق اور اخلاص کا مطالبہ ہوگا اور اخلاص کے ہونے مین تو مترود ہوگا اور مترددکو اپنی اس ناکارہ عمل کی جزا دو مواخذہ خداوندی سے سلامت رہنا ہی کافی ہو۔ اپنے کسی عمل پر جبکہ تو فاعل حقیقی نہین ہو عوض کا طلبگار مت ہو ایسے عمل پر تجکو یہی عوض کافی ہو کہ اُسکو قبول فرمایا اور اُسپر مواخذہ نہین کیا گناہ اور نافرمانی کرنے کے وقت جسقدر تو حلم خداوندی کا محتاج ہو بندگی اور طاعت کرنے کے وقت اُس سے زیادہ اُس کے حلم کا حاجتمند ہو۔ بسا اوقات غامض اور دقیق ریا ایسی جگہ سے داخل ہوتی ہو

جس جگہ تجکو لوگ نہ دیکھتے ہون - تیرا خواہش کرنا کہ لوگ تیرے اعمال اور باطنی احوال کی خصوصیت جان لیوین عبودیت کے اندر تیرے سچا نہ ہونے کی دلیل ہی نظر لطف خداوند تعالیٰ کی اپنی طرف ملاحظہ کرکے لوگون کی نظر کو اپنے خیال سے دور کر اور توجہ والتفات خداوند تعالیٰ اپنی طرف مشاہدہ کرکے لوگون کے توجہ والتفات کی طرف متوجہ نہ ہو - حق جل وعلا جیسے عمل مشترک ریا آمیز کو پسند نہیں فرماتا ہی اسی طرح قلب مشترک کو جس مین حب غیر بھی ہو محبوب نہین رکھتا ہی عمل مشترک کو نہ قبول فرماتا ہی نہ اسپر ثواب دیتا ہی اور قلب مشترک کیطرف نہ التفات فرماتا ہی نہ متوجہ ہوتا ہی - جس چیز کو تو محبوب بنائیگا اُسکا بندہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اسکو پسند نہین کرتا کہ اُس کے سوا تو کسی کا بندہ بنے - محب وہ نہین ہی جو اپنے محبوب سے عوض کا امیدوار ہو یا حصول غرض کا طلبگار ہو - کیونکہ محب حقیقی وہ ہی جو اپنے محبوب کی رضا مین سب خرچ کر ڈالے وہ محب حقیقی نہین ہی جسکے لیے محبوب کچھ خرچ کرے - اُسکے صدقہ کئے ہوئے عمل پر تو کیونکر عوض کا طالب ہو سکتا ہی یا اُسکے تحفہ بھیجی ہوئی راستی پر کسطرح جزا کا طالب ہو سکتا ہی

چوتھا باب نماز کے حکم کے بیان مین

نماز حقیقی دلون کو اغیار کے میل کچیل سے پاک کرنے والی اور پوشیدہ اسرار کا دروازہ کھولنے والی ہی - نماز سرگوشی کا محل اور محبت واخلاص کی جگہ ہی اُس مین قلوب کے میدان اسرارون کے لیے فراخ ہوتے ہین اور اس مین انوار کے ستارے چمکتے ہین - جب حق جل وعلا نے عبادت سے تیری ملالت وگرانی معلوم کی تو رنگ برنگ کی عبادتین تیرے لیے مقرر فرمائین اور جب عبادت پر تیری حرص دیکھی تو تجکو اُس سے منع فرمایا اسلیے کہ تیرا قصد کامل نماز ادا کرنے کا ہو نہ محض صورت نماز کیونکہ ہر ایک نماز پڑھنے والا کامل نماز ادا کرنیوالا نہین ہوتا ہی - تیرا ضعف وناتوانی معلوم کرکے نماز کی تعداد گھٹا دی - اور تفضل خداوندی کا محتاج جانکر امداد ثواب بڑھا دی (یعنے پچاس سے پانچ کر دی اور پچاس کا ثواب پانچ مین دیدیا) تیرے لیے طاعات کو اوقات معینہ کے ساتھ اسیلیے مقید کر دیا تاکہ کسل اور لیت ولعل تجکو مانع نہ ہو اور وقت فراخ رکھا تاکہ کچھ حصہ اختیار کا بھی تیرے لیے

باقی رہے۔ جب حق جل وعلا نے اپنے بندون کی کوتاہی وظائف عبودیت کی بجاآوری کی طرف
اُٹھنے مین معلوم فرمائی تو اپنی طاعت وعبادت کو اُن پر واجب فرماکر گویا اُنکو اپنے ایجاب کی
زنجیرون کے ساتھہ اپنی طاعت کی طرف ہانکا۔ تیرا پروردگار اُن لوگون سے تعجب فرماتا ہی جو
زنجیرون مین باندھکر جنت مین بھیجے جاتے ہین ظاہر مین تجھپر اپنی خدمت وطاعت کو واجب
فرمایا اور حقیقت مین اس کی وجہ سے تیرے جنت مین داخل ہونے کو واجب ولازم فرمایا سوال انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے قول (وجعلت قرۃ عینی فے الصلوۃ) کے سوال کے جواب مین کہ کیا یہ
مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ہی مخصوص ہی یا کسی دوسرے کو بھی اسمین سے حصہ اور
نصیب ہی۔ بیشک مشاہدہ جلال وجمال حق متعال کے ساتھہ آنکھہ کی ٹھنڈک اور دل کی لذت
کا ہونا شہود حقیقی جل وعلا کے عرفان کی قدر کے موافق ہوتا ہی اور کسیکا عرفان رسول اللہ
صلوات اللہ علیہ وسلامہ کے عرفان کے برابر نہین ہی تو کسی کے آنکھہ کی ٹھنڈک بھی آپ کے
آنکھہ کی ٹھنڈک کے برابر نہ ہوگی اور یہ جو ہمنے کہا کہ نماز مین آپ کی خنکی چشم بمشاہدہ جلال شہود
جل وعلا ہی اسکی یہ وجہ ہی کہ خود آپ نے اپنے ارشاد مین لفظ فے الصلوۃ فرماکر اس طرف ایما
فرمایا ہی اور لفظ بالصلوۃ) اسلئے نہین فرمایا کہ آپ کے آنکھہ کی خنکی بغیر اپنے پروردگار کے کسی کے
ساتھہ نہین ہوسکتی اور کیونکر ہوسکتی ہی آپ تو دوسرون کو اس مقام کی رہنمائی فرماتے ہین اور
اپنے ارشاد (کہ اللہ کی عبادت اسطرح کر گویا تو اسکو دیکھہ رہا ہی) کیساتھہ دوسرونکو اس مقام کے
حاصل کرنے کا امر فرماتے ہین اور رویت حق جل وعلا کیساتھہ اُسکے ماسوا کا مشاہدہ امر محال
ہی۔ اور اگر کوئی یہ کہے کہ نماز سے آنکھہ کی خنکی کا ہونا کبھی اسوجہ سے ہوتا ہی کہ وہ اللہ کے فضل اور
اُسکے احسان سے ظاہر ہوئی ہی تو اُس سے مسرت اور آنکھہ کی ٹھنڈک کیونکر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ
خود فرماتا ہی تو کہہ اللہ کے فضل اور اُسکی رحمت سے سو اسی پر خوش ہونا چاہیے۔ تو تو سمجھ لے
کہ اسرار کلام مین تدبر کرنے والے کے لیے یہی آیہ شریفہ اسکے جواب کی طرف مشیر ہی اس لیے
کہ یہ فرمایا ہی اسی پر لوگ خوش ہون اور یہ نہین فرمایا ہی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اس پر خوش ہو

حاصل مطلب یہ کہ لوگون سے کہدے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان پر خوش ہون اور تیری
فرحت و مسرت تو ذات پاک متفضل و محسن حقیقی کے ساتھہ ہی ہونی چاہیے چنانچہ دوسری آیت مین اسیطرف
اشارہ کے ہی تو کہہ اللہ (یعنے اُسی کے ساتھہ خوش ہوتا ہون) پھر اُن کو اُن کی فکر مین کھیلتا ہوا
چھوڑدے **پانچوان باب گمنامی اور گوشہ نشینی کے بیان مین** قلب کے لیئے کوئی چیز
اُس گوشہ نشینی کے برابر نافع نہین ہے جسکے ساتھہ صفات آلہی و نعما شناسی کے تفکر کے میدان مین دخول ہو
یا گمنامی کی زمین مین اپنے وجود کو دفن کردے کیونکہ جو دانہ زمین مین دفن نہین ہوتا اُسکا نشو و نما کامل
نہین - اپنے اولیا کے قلوب کے انوار کو اُنکے ظاہری حالات کے کثیف پردو نمین اسیلئے چھپایا تاکہ
اظہار کی ذلت سے محفوظ رہین اور شہرت کی زبان سے اُنکو پکارا نہ جائے - پاک ہے وہ ذات جسنے
معارف و اسرار الٰہیہ خاصہ کو اوصاف بشریت کے ظہور کے پردے مین چھپایا اور اپنی عظمت ربوبیت
کو اپنے بندونکے لیے اُنکی عبودیت کے آثار ظاہر کرکے ظاہر فرمایا - منزہ ہے اُس ذات پاک سے کہ واسطے
جس نے اپنے اولیا کی طرف راہ یابی کا وہی طریقہ رکھا جو اپنی طرف راہ یابی کا طریقہ ٹھرایا اور اپنے
اولیا تک اُسی کو پہونچایا جسکو اپنی طرف پہونچانا چاہا - **چھٹا باب وقت کی رعایت اور
اُسکے غنیمت جاننے مین** بقدر ایک سانس کے بھی تیرا وقت نہین گذرتا مگر اُسمین
تیرے لیے خدا تعالیٰ کا امر مقدر کیا ہوا (خواہ طاعت یا معصیت انعام یا ابتلا) ظاہر ہوتا ہے -
اغیار سے خالی ہونے والے وقت کا انتظار نکر کیونکہ یہ تجھکو اُسکے مراقبہ اور نگہداشت سے
جس حال مین تجھکو ٹھرا رکھا ہے جدا کردے گا - بجا آوری اعمال کو تیرا فارغ وقت پالنا تیرے
نفس کی حماقتون مین سے ہے جسقدر رنجیہ اوقات مین حقوق (واجبہ عبادات ظاہرہ صوم و
صلوٰۃ کے ہین (اگر فوت ہوجائین تو) اُنکی قضا ممکن ہے اور (معاملات باطنہ اور واردات قلبیہ
جو اوقات کے حقوق ہین اُنکی قضا کسیطرح ممکن نہین ہے اسلیئے کہ کوئی ایسا وقت نہین ہے کہ اُسمین
بجز خدا تعالیٰ شانہ کا حق جدید یا امر محکم لازم نہو تو جب اُسمین جو حق اللہ ہے ادا نہین کرسکتا تو غیر کا
حق اُسمین کیونکر ادا کرسکیگا - عمر گذشتہ کا عوض نہین ہے اور عمر موجود بے بہا ہے - تو تمام شوغل سے

* گوارا نہین کرتا اسلیئے یہ سخت مضر و زیان سے دفع کرنے مین سعی بلیغ کرنی چاہیے ۱۲ -

خالی ہوا اور بھر کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ نہوا اور موانع کم ہون تو بھی اُسکی طرف نہ چلے یہ پوری بے توفیقی
اور رسوائی ہی **ساتوان باب خدا تعالیٰ کے ذکر مین** ذکر مین حضور نہ ہونے کے سبب سے
ذکر کو نہ چھوڑ کیونکہ اثنا ذکر مین غفلت ہونے کے بہ نسبت نفس ذکر سے غفلت کا ہونا زیادہ سخت ہی
اور کچھ بعید نہین ہی کہ تجکو اللہ تعالیٰ ذکر غفلت آمیز سے ذکر بیداری تک اور ذکر بیداری سے ذکر
حضور تک اور ذکر حضور سے اُس ذکر تک جس مین ماسوا مذکور حقیقی جل وعلا کے سب سے غیبت ہو جائے
بلند فرما دیوے اور اللہ تعالیٰ پر کچھ دشوار نہین اللہ تعالیٰ شانہ نے تجکو تین طرح سے بزرگی عطا فرمائی اول
تجکو اپنا ذاکر بنایا اور اگر اُسکا فضل نہوتا تو تیری زبان و قلب پر اُسکے ذکر جاری ہونیکا تو اہل
نہوتا دوسرے اپنی نسبت تیری طرف ثابت فرماکر تجکو اپنی نسبت کیساتھ خلائق کا مذکور ٹھرایا
(اور ولی اللہ و متقی اللہ وغیرہ القاب سے ذکر کرایا) تیسرے تجکو اپنے یہان ذکر کرکے اپنا مذکور بنایا
اور اپنی نعمت کا بخیر اتمام فرمایا۔ ظاہر ذکر بدون باطنی مشاہدہ اور فکر کے نہین ہوتا ہی **آٹھوان
باب فکر کے بیان مین** قلب کا سیر کرنا اغیار یعنے مخلوقات کے وسیع میدانون مین فکر ہی۔ فکر
قلب کا چراغ ہی جب وہ نرہیگا تو قلب کی روشنی بھی جاتی رہیگی۔ فکر دو طرح ہی ایک فکر تو تصدیق
اور ایمان کی اور دوسری فکر مشاہدہ اور عیان کی۔ پہلی تو اہل اعتبار یعنے سالکون کے لیے ہی اور
دوسری اہل مشاہدہ و معاینہ یعنے مجذوبون کے لیے۔ **نوان باب زہد اور اُسکی فضیلت کی
بیان مین** جو عمل تارک الدنیا کی قلب سے ہو وہ تھوڑا نہین اور جو عمل دنیا کے حریص
خدا تعالیٰ سے غافل کے قلب سے ہوا۔ وہ زیادہ نہین۔ خوش کرنیوالی دنیاوی چیزین کم ہونی
چاہین غمگین کرنیوالی چیزین کم ہو جائینگی۔ اگر تو چاہے کہ معزولی کے غم سے محفوظ رہے تو بے بقا اور
ناپایدار ولایت دنیاوی اختیار نکر۔ اگر تجکو ولایت و حکومت دنیاوی کی ابتدا اُسکی طرف رغبت
دلاتی ہی تو اُسکی انتہا (معزولی یا موت کے ساتھ) اُس سے بے رغبت کرتی ہی اگر اُسکا ظاہر تجکو
اُسکی طرف بلاتا ہی تو اُسکا باطن تجکو اُس سے روکتا ہی۔ خدا تعالےٰ نے دنیا کو اغیار کا محل اور
کدورتون کا معدن اسلیے بنایا کہ تجکو اُس سے بے رغبت کرے۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ تو صرف

نصیحت قبول نہین کریگا تو اسلیے دنیاکے مصائب کی چاشنی کا ایسا ذائقہ چکھایا جو تجھپر دنیا کی
مفارقت سہل کردی - طی حقیقی (یعنی اللہ تعالیٰ اپنے دوستونکو کرامت فرماتا ہی یہ ہی کہ تو دنیا کی مسافت
کو اپنی نظر بصیرت سے یہانتک لپیٹ کر رکھدی کہ آخرت تجکو تجسے قریب تر نظر آنے لگے - اگر یقین کا نور
تجھپر روشن ہوجاتا تو آخرت کو اپنے نفس سے آخرت کی طرف کوچ کرنے کی بہ نسبت قریب تر دیکھتا
اور دنیا کے محاسن پر فنا کے گہن کو ظاہر دیکھ لیتا موجودات دنیا کی زیب و زینت ظاہری فریب اور
دھوکا ہی اور اُسکا باطن عبرت انگیز ہی بس نفس تو اُسکے ظاہری فریب کی طرف دیکھتا ہی اور قلب
اُسکے باطنی عبرت کی طرف نظر کرتا ہی اگر تو دائمی عزت کا خواہان ہی تو فانی عزت کو اختیار نکر - دسوان

باب فقر و فاقہ کے بیان مین

فاقون کا نازل ہونا مریدون کی عید ہی - اکثر اوقات فاقون
مین اسقدر انوار و معارف کی زیادتی حاصل ہوتی ہی جس قدر نماز روزہ مین وہ زیادتی تجکو حاصل
نہین ہوتی - فاقے مواہب الٰہی کے بچھونے ہین - اگر مواہب الٰہی کا نزول اپنے اوپر چاہتا ہی تو فقر و
فاقہ کو اپنے لیے درست کرے کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہی صدقے صرف فقرا کے ہی واسطے ہین - تیرا فاقہ اُس
حاجتمندی ذاتی ہی اور اسباب حاجتمندی کا تجھپر نازل ہونا اُس حاجتمندی کو جو تجھپر پوشیدہ ہو گئی
تجھے یاد دلانیوالا ہی تو تیری ذاتی حاجتمندی کو عوارض زائل نہین کرسکتے - تیرے اوقات مین بہتر
اور عمدہ وہ وقت ہی جس مین تو اپنی حاجتمندی کا مشاہدہ کرے اور اپنی ذلت و خواری کی طرف لوٹے -
مخلوق سے لینے کی طرف ہاتھ نہ پہیلا مگر جب اُنمین بھی اپنے مولا حقیقی کو ہی دینے والا مشاہدہ کرے اور
جب تو ایسا ہوجائے تو مخلوق سے لے جو تیرے علم ظاہری و باطنی کے موافق ہو - گیارھوان باب

نفس کی ریاضت اور اُسکی پنہانی خرابیون سے ڈرانے کے بیان مین

اپنے عیوب باطنی کی طرف تیرا آگاہ کرنا اُن اشیاء کے حصول کیطرف نظر کرنے سے جو تجھسے پوشیدہ اور
غایب ہین زیادہ بہتر ہی - اپنے بشری اوصاف مین سے ہر ایک اُس وصف سے جو تیری بندگی
کے مخالف ہو باہر نکل تاکہ حق تعالیٰ کی ندا کا اجابت کرنیوالا اور اُسکی بارگاہ عالی سے نزدیک ہونیوالا
ہوجاے - ہر ایک معصیت غفلت اور نفسانی شہوت کی جڑ اپنی نفس سے رضامندی ہی اور ہر ایک

طاعت اور بیداری اور پاکدامنی کی وجہ اپنے نفس سے ناراضی ہی خدا کی قسم تیرا ایسے جاہل کا ہمنشین ہونا
جو اپنے نفس سے ناراض ہی تیرے لیے اُس عالم کی صحبت سے جو اپنے نفس سے رضامند ہی زیادہ
بہتر ہی کیونکہ اُس عالم کے لیے جو اپنے نفس سے راضی ہو اُسکا علم کیا مفید ہی اور اُس جاہل کے لیے
جو اپنے نفس سے ناراض ہی اُسکا جہل کیا مضر ہی۔ تجھ سے خوارق عادات کیونکر ظاہر ہون ابتک
تو نے اپنی نفسانی عادتون کو تو ترک کیا ہی نہین۔ خواہش نفسانی کی حلاوت و لذت کا قلب
مین مستحکم ہو جانا سخت لاعلاج بیماری ہی۔ تجھپر طرق بندگی کے ملتبس و مشتبہ ہو جانے کا خوف
نہین ہی ہان صرف حب نفسانی کے غلبہ کا تجھپر اندیشہ ہی۔ لوگ بسبب اُن اوصاف حمیدہ کے جو
انجمین گمان کرتے ہین تیری توصیف کرتے ہین تو تو بسبب اُن بُری خصلتونکی جو اپنے اندر جانتا ہی
اپنے نفس کی مذمت کر۔ مومن حقیقی کی جب مدح کیجاتی ہی تو وہ اللہ تعالی سے اسپر شرماتا ہی کہ اُسکی ایسے
وصف پر تعریف ہوتی ہی جسکا منشا ہمہ اپنے نفس سے نہین کرتا۔ سب سے زیادہ جاہل وہ
شخص ہی جو اپنی نسبت لوگون کے خیالی اوصاف گمان کرنے پر اپنے یقینی عیوب کا خیال چھوڑدے
جب تیرا مولی تیری ایسی تعریف مین خلقت کی زبان کو گویا کردے جسکے تو لائق نہین ہی تو تو اپنے
مولی کی تعریف مین جو اُسکے لائق ہی تر زبان ہو معصیت مین حظ نفس ظاہر کھلم کھلا ہی اور طاعت
مین حظ نفس پنہان اور پوشیدہ ہی اور جو بیماری پنہانی اور مخفی ہی اُسکا علاج سخت ہی۔ جب تجھپر
دو امر مشتبہ ہو جائین کہ کون اولے ہی اُن مین نفس پر جو زیادہ شاق ہو اُسکو دیکھ اور اُسکی
پیروی کر کیونکہ نفس پر وہی شاق ہوتا ہی جو حق ہوتا ہی۔ مومن کو اللہ تعالی کی حمد و ثنا اپنے نفس کی
شکر گزاری اور تعظیم و تکریم سے روک دیتی ہی اور اللہ تعالی کے حقوق کی بجا آوری کا خیال اپنے حظوظ
نفسانی کی یادداشت سے باز رکھتا ہی۔ اگر نفوس کے شہوات اور خواہشات کے میدان اور اُنکی
عادات و مالوفات کے جولانگاہ نہوتے تو خداوند عالم کی بارگاہ متعالی کی طرف چلنے والون کی سیر
وسلوک ہی نہوتا کیونکہ اُس بیچون و بیچگون تعلق شانہ کے اور تیرے درمیان مین حسی مسافت نہین ہی
جو تیرے سفر سے طی ہو جاوے اور اُسکے اور تیرے فیمابین جدائی نہین ہی جو تیرے وصل سے محو ہو جائے

بارہوان باب امید وبیم مین میانہ روی اختیار کرنے کے بیان مین لغزش اور معصیت صادر ہونیکے وقت عفو کی امید مین نقصان کا ہونا اپنے اعمال پسندیدہ پر اعتماد کی علامت ہی۔ اگر تجکو تیرے نفس کی طرف لوٹا دیا تو تیرے مذمتونکی نہایت نہین اور اگر اپنا جود وکرم تجپر ظاہر فرمائے تو تیری خوبیونکی کوئی انتہا نہین۔ جسنے اپنے کلام کو اپنی نیکوکاری کا نتیجہ ملاحظہ کرکے کلام کیا اسکے بدکرداری (اسکو حیاد خجالت سے) ساکت کردے گی اور جسنے احسان مولا حقیقی تعالی شانہ مشاہدہ کرکے کلام کیا معصیت اسکی زبانکو بند نکریگی۔ جب تو یہ چاہے کہ امید کا دروازہ تیرے لیے مفتوح ہو تو اپنی طرف اپنی مولی حقیقی تعالی شانہ کی احسانات کا شاہدہ کر اور جب چاہے کہ خوف کا دروازہ تجپر کھلے تجھ کچھ تجسے نافرمانیان اور بے ادبیان اسکے جناب مین صادر ہوئی ہین انکا مشاہدہ کرلے۔ سچی رجا اور امید وہی جو اعمال پسندیدہ کے ساتھ ہو ورنہ اُمنیہ (جھوٹی امید) ہے۔ اگر تجکو اپنے مولے حقیقی تعالی شانہ کی نسبت بوجہ اسکی صفات کمالیہ کے حسن ظن نہین ہی (جو خاصان بارگاہ کے لیے حاصل ہی) تو تو اپنی ساتھ اسکے حسن معاملہ ہی کے سبب سے اسکی نسبت حسن ظن پیدا کر کیا تجکو اُسنے اپنے احسانات کا خوگرفتہ نہین بنایا اور کیا تیرے طرف اُسنے صرف اپنے انعامات نہین بھیجے۔ جسنے اسکو غریب و دشوار جانا کہ مولے حقیقی تعالی شانہ اُس کو اُسکی شہوات نفسانیہ کے پنجہ سے چھوڑا دے گا اور قید غفلت سے نکال دے گا تو اُس نے غیر متناہی قدرت الٰہی کو عجز کا دہبہ لگایا۔ اور اللہ ہر شئے پر قدرت والا ہی۔ شہوۃ نفسانیہ کو دلمین سے بجز رکنے والے خوف کے (جو مشاہدہ صفات جلال یا قیامت کے احوال سے پیدا ہو) یا بیقرار کردینوالے شوق کے (جو صفات جمال اور جنت کے لذیذ نعمتون کے مشاہدہ سے حاصل ہو) کوئی چیز نہین نکال سکتی۔ جس عمل مین تونے لذت حضور نہین پائی اسکے قبول ہونے سے مایوس نہ ہو کیونکہ لبسا اوقات جس عمل کا تجکو ثمرہ دنیاوی (لذت وحلاوت) عطا نہین ہوا وہ بھی قبول ہوتا ہی۔ **تیرھوان باب دعا کے آداب کے بیان مین** ۔ باوجود گڑگڑانے کے دعا مین عطا کے وقت مین تاخیر کا ہونا تجکو قبولیت دعا سے مایوس نکردے کیونکہ وہ تیرے اجابت کا

کفیل اُس امر مین ہوا ہی جسکو وہ خود تیرے لیے پسند فرماتا ہی نہ جسکو تو اپنے لیے پسند کرتا ہی
اور جسوقت وہ چاہتا ہی نہ جسوقت مین تو خواہش کرتا ہی۔ موعود کا واقع نہونا تجکو (الہامی)
وعدہ کے سچے ہونے مین اگرچہ اُس وعدہ کے پورا ہونے کا وقت ہی مقرر کیون نہ کیا گیا ہو
شک پیدا نکرے ایسا نہو کہ یہ شک تیرے عقل کی آنکھ پھوڑدے اور چراغ قلب کا نور بجھادے
اپنے مولا حقیقی تعالی شانہ سے تیرے اُن اشیا کے طلب کرنے مین جنکا وہ خود ضامن ہی اُسکے نسبت
نہ دینے کا اتہام ہی۔ اور اُسکا قرب ومشاہدہ طلب کرنا یہ اُس سے غائب ہونے کی علامت ہی اور
اُسکے اغیار کا طلب کرنا (خواہ اغراض دنیاویہ ہون یا احوال وشکایات) تیری بیحیائی کے سبب
ہی اور سواے اپنے مالک حقیقی کے دوسرے سے تیرا طلب کرنا اُسکے بارگاہ عالی سے بعد اور دوری
کیوجہسے ہی۔ اے سالک اپنی ہمت کو اپنے مولے کریم کے غیر کی طرف نہ بڑھا کیونکہ کریم سے امیدین
تجاوز نہین کرتین۔ اپنی ایسی حاجت جسکو تیرے مولے نے تجہپر ڈالی ہی اُسکے غیر کے پاس نہ لیجا کیونکہ
اُسکی رکھی ہوئی حاجت غیر کیونکر اُٹھا سکتا ہی بھلا جو اپنی حاجت رفع نہین کرسکتا وہ دوسرے
کی حاجت کیونکر رفع کرسکتا ہی۔ جب اُسنے تیری زبان کو طلب کے ساتھہ گویا کیا تو تو یقین جان
کہ وہ تجکو دینا چاہتا ہی۔ اپنے مطلوب کی دیررسی کے سبب اپنے پروردگار پر اعتراض و
مطالبہ نکر اِن ادب کے نہونے کی اپنے نفس سے بازپرس کر۔ اپنے مولا سے دعا وسوال کا
کرنا کچھ عمدہ اور معتبر حال نہین ہی۔ پسندیدہ حال یہ ہی کہ تجکو حسن ادب عطا ہوجائے۔ اپنے
غنی کریم کیطرف نہ اضطرار وبیقراری سے زیادہ تجہسے کوئی چیز مطلوب ہی۔ اور نہ ذلت ومحتاجگی
کے برابر کوئی چیز مواہب خداوندی کو تیری طرف جلد لانے والی ہی۔ بسا اوقات حسن ادب عارفین
کو ترک سوال کی رہنمائی کرتا ہی اسلیے کہ قسمت ازلی پر بھروسا ہوتا ہی اور ذکر کی مشغولی سے
سوال کی مہلت نہین ہوتی۔ سوال کے ساتھہ یاد تو اُسکو دلایا جائے جسپر غفلت وسہو جائز ہو
اور طلب کے ساتھہ تنبیہ اُسکو کرین جسکی سائل سے بی پروائی ممکن ہو (تعالی عن ذلک) اکثر اوقات
عارف اپنے مولی تعالی کی مشیئت پر اکتفا کرکے اُسکی طرف اپنی حاجت پیش کرنے سے حیا کرتا ہی

تو بھلا وہ اسکی مخلوق کی طرف حاجت لیجانے مین کیونکر حیا نہین کریگا۔ اپنے مولی کی بخشش کو
دیر رس عیاں نکر لیکن اپنے نفس سے توجہ تمام اداقبال کلی کے ہونے مین درنگ اور ڈھیل
سمجھ۔ اُن اشیا مین جنکا تو اپنے مولی سے طلبگار ہی عمدہ اور بہتر وہ ہی جسکا وہ تجھ سے طالب
ہی (اور وہ عبودیت مین استقامت ہی)۔ دعا وعبادت سے تیرا مطلوب حصول بخشش
وعطا نہونا چاہیے کیونکہ تیرے فہم اسکے حکم دعا کے سرار حکمت کے سمجھنے سے کوتاہ رہجاینگی بلکہ تیرا
دعا وعبادت کرنا صرف اپنی عبودیت کے اظہار اور اسکی ربوبیت کے حقوق کے قائم اور برپا
رکھنے کے لیے ہونا چاہیے۔ تیری پچھلی طلب اسکی پہلی اور ازلی عطا کا کیونکر سبب ہو سکتی ہی۔ ازلی
حکم اس سے برتر ہی کہ علل اور اسباب کی طرف منسوب ہو۔ **چودھوان باب اللہ تعالی**
شانہ کے حکم کے تسلیم کرنے اور اپنے اختیار کے ترک کرنے کے بیان مین
تجرید اور قطع ظاہری اسباب دنیاوی کلی تیری خواہش باوجودیکہ خداوند تعالی شانہ نے تجھکو
اسباب مین استقامت عطا فرمائی شہوت نہانی ہی اور تیرا اسباب کا پابند ہونا باوجودیکہ اللہ تعالے
نے تجھکو قطع اسباب مین راسخ قدم کیا بلند ہمتی سے پستی کیطرف گرنا ہی۔ اللہ تعالی سے یہ طلب کر
کہ تجھکو تیری حالت موجودہ شغل دینی یا دنیوی سے نکالکر اسکے سوا کسی دوسری حالت کے کام مین
لگادے کیونکہ اگر تجھکو وہ چاہتا تو بغیر نکالنے کے کام مین لگاتا۔ پیش قدمی کرنیوالی ہمتین
تقدیر کی دیوارون کو نہین پھاڑ سکتی۔ تدبیر کے تعب سے اپنے نفس کو راحت دی کیونکہ جو
مقدر کے تیرا غیر یعنے اللہ جل وعلا تجھ سے اُٹھا چکا ہی تو وہ اپنے نفس کے لیے نہین اُٹھا سکتا
اُسمین تو تیری کوشش جسکا وہ تیرے لیے کفیل ہو چکا اور اُسمین تیری کوتاہی جسکا وہ تجھسے طالب
ہوا تیرے عقل کے چراغ گل ہونے کی دلیل ہی۔ جس نے یہ چاہا کہ جسوقت جو چیز اللہ جل وعلا نے
پیدا فرمائی اُسوقت مین کوئی دوسری چیز پیدا ہوتی تو اُسنے اپنی جہل ونادانی مین کوئی بھی دقیقہ
نچھوڑا۔ وہ مطلوب کچھ دشوار نہین جسکا تو اپنے پروردگار سے طلبگار ہوا اور وہ مطلب
کچھ سہل نہین جسکا تو اپنی قوت نفس سے خواستگار ہوا۔ سب چیزین مشیت خداوندیکا

سہارا پکڑتی ہین اور وہ کسیکا سہارا نہین پکڑتی - جب صبح ہوتی ہی تو غافل فکر کرتا ہی کہ آج
مین کیا کیا کام کرونگا اور دانشمند انتظار کرتا ہی کہ اللہ تعالیٰ شانہ میرے ساتھ کیا معاملہ فرمائیگا

پندرھوان باب مصیبتون اور سختیون پر صبر کرنے کے بیان مین جب تیرے
واسطے اُسنے اپنی معرفت کا کوئی طریق کھول دیا تو اُسکی ساتھ مین قلت عمل کی پرواہ نکر کیونکہ
اُسنے تیرے لیے یہ طریق صرف اسیلیے کھولا ہی کہ تجکو معرفت حاصل ہو کیا تو نہین جانتا کہ نعمت
معرفت تو وہ تجھپر پہونچانے والا ہی اور اپنی اعمال تو اُسکے جناب مین پیش کرنیوالا ہی اور جو تو پیش کرتا ہی
اُسکو اُس سے کیا نسبت ہی جو وہ تجکو عطا فرماتا ہی - جب تک تو اس دار دنیا مین ہی کدورتونکے
پیش آنے کو کچھ عجیب و غریب خیال نکر کیونکہ دنیا وہی کدورتون اور مکروہات سے صرف وہی ظاہر ہوا ہے
جسکا وصف ضروری اور نعمت لازمی یہ ہی ہی - تیرا اس امر کو پیش نظر رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہی مصیبت
پہونچانے والا ہی بالضرور تجھپر تیرے دردرسی کو ہلکا کر دیوے گا کیونکہ جسکی طرف سے تجکو تکالیف مقدرہ
پہونچی ہین وہ وہی ہی کہ جس نے ہمیشہ ہر امر مین تیرے لیے بھلائی اختیار کی ہی - جس نے یہ گمان
کیا کہ مصائب اور تکالیف مین اُس کا لطف مہربانی جدا ہی تو یہ اُسکی نظر عقل کا قصور ہی

سولھوان باب حق سبحانہ کی پنہانی مہربانیون اور اُسکے بندون پر احسانات کے بیان مین صرف دار آخرت ہی کو اپنے مومن بندونکی اعمال کی لیے محل جزا دو وجہ سی
مقرر فرمایا ایک تو اسوجہ سے کہ جو کچھ اُنکو دینا چاہتا ہی یہ دار دنیا اُسکو سما نہین سکتی دوسرے یہ کہ
دار بے بقا مین بدلا دینے سے اُنکی قدر کو برتر اور بالاتر ٹھہرایا - بسا اوقات تجکو دنیا دی اغراض
عطا فرمائے اور حلاوت طاعت سے محروم کیا اور بسا اوقات لذات دنیا سے محروم کیا اور توفیق
بندگی عطا فرمائی - جب نہ دینے مین تیرے فہم کا دروازہ تیرے لیے کھول دیا تو یہ نہ دینا ہی عین عطا
ہو جائیگا - جب تجکو دیا تو اپنا جود و کرم تجکو دکھلایا اور جب نہ دیا تو اپنا قہر و غلبہ مشاہدہ کرایا پس
وہ ہر حال اپنی معرفت سے تجکو بہرہ ور فرماتا ہی اور اپنے لطف و احسان کے ساتھ تیری طرف متوجہ
ہی - نہ دینا صرف اسوجہ سے تجکو تکلیف رساں ہی کہ تجکو نہ دینے مین اللہ تعالیٰ شانہ کی حکمت و

لطف کی فہم نہین - خلق کا دنیا تیرے لیے حرمان ہی اور اللہ تعالیٰ شانہ کا نہ دینا بھی تیرے لیے اُسکا احسان
ہی - جب تیری یہ حالت ہو کہ عطا سے تجکو فراخ دلی ہو اور منع سے دل تنگی تو اس سے اپنا بارگاہ
خداوندی مین اہل اللہ کا طفیلی ہونا اور عبودیت مین سچا نہ ہونا سمجھ - بسا اوقات تجپر طاعت کا
دروازہ کھولا اور قبولیت کا دروازہ نہ کھولا اور بسا اوقات گناہ تجپر مسلط کیا اور وہ اُسکی
بارگاہ عالی مین پہونچنے کا ذریعہ ہوگیا - اللہ تعالیٰ شانہ کی دو نعمتین ایسی عام ہین کہ کوئی شئے
اُس سے باہر نہین ہو سکتی اور ہر ایک موجود کے لیے وہ دونون ضروری ہین اول نعمت پیدا کرنا
اور دوسری نعمت باقی رکھنے کی امداد پے درپے بھیجنا - اول تجپر ایجاد کی نعمت مبذول فرمائی اور
دوسرے ہر لحظہ پے درپے ظاہری و باطنی بقا کی نعمت پہونچائی - جب تجکو ما سوی سے
متوحش اور دل برداشتہ کر دیا تو تو سمجھ لے کہ وہ تیرے لیے اپنے ساتھ دل لگی اور اُنس کا دروازہ
کھولنا چاہتا ہی - جب اپنا فضل و احسان تجپر ظاہر کرنا چاہتا ہی اعمال صالحہ تجمین پیدا کر کے
مدح کے موقع مین تیری طرف نسبت کر دیتا ہی جسنے تیری تعظیم و تکریم کی درحقیقت اُسنے تیری تعظیم
و تکریم نہین کی بلکہ اُسنے تیرے مولیٰ حقیقی تعالیٰ کی پردہ پوشی کی تعظیم و تکریم کی (کہ اُسنے تیرے عیوب
کو چھپا دیا) تو تیری حمد و ثنا کا مستحق تیرا مولےٰ پردہ پوش ہی نہ تیرا تعظیم و تکریم کرنے والا - اگر اُسکی
خوش آیندہ پردہ پوشی نہوتی تو کوئی عمل قبولیت کے لایق نہوتا - پہلے اس سے کہ عالم ظاہر
مین تجھ سے اپنی یکتائی پر گواہی لیوے عالم غیب مین تجکو اپنی وحدانیت کا مشاہدہ کرایا تو ظواہر
اُسکی الوہیت کے ساتھ تر زبان اور قلوب و سرائر اُسکی یکتائی کے یقین کنان ہوگئے - کا ہے
اپنے پادشاہت کی پوشیدگیون پر تجکو مطلع کرتا ہی اور اپنے بندون کے دلونکے بھیدون کی اطلاع تجسے
روک دیتا ہی (کیونکہ) جو شخص بندونکے بھید و نیر واقف ہوا اور رحمت الٰہی کو اُسنے اپنی عادت
نہ بنایا تو اُسکی یہ آگاہی اُسکے لیے فتنہ اور ادسیر و بال کے آنے کا ذریعہ ہو جاتی ہی - اپنی عنایت
خاصہ اور توجہ کے بھید کے ظہور کی طرف اپنے بندون کو نگران پایا تو فرمایا اللہ تعالیٰ جسکو چاہے
اپنی رحمت کے ساتھ مخصوص کرے (اور طمع کی رگ کاٹ ڈالے اور جب یہ دیکھا کہ اگر اُن کو

اسی کے ساتھ چھوڑ دیا جائے گا کہ تیر عنایت وہی ہو تو تقدیر ازلی پر اعتماد کرکے عمل کرنا چھوڑ دینگے
تب یہ فرمایا کہ اللہ کی رحمت نیکوکارون کے نزدیک ہی۔ ازل مین اسکی عنایت بدون اسکے کہ تجھسے
کوئی امر عنایت کا مقتضی صادر ہو تیری طرف متوجہ ہوئی اور تو کہان تھا جب اسکی عنایت کا توجہ
اور اسکی رعایت کی مدد بھیجی ہوئی ازل مین نہ عمل کا اخلاص تھا اور نہ احوال کا وجود تھا بلکہ وہان
بجز محض فضل اور بڑی عظمت والی بخشش کے اور کچھ نہ تھا۔ نہ تیری طاعت اسکو کچھ نفع بخشتی
ہی اور نہ تیری معصیت سے اسکو کوئی نقصان پہونچاتی ہی تجکو صرف اسلیے طاعت کا حکم کیا اور معصیت
روکا کہ اسکا نفع تیری طرف عود کرے۔ کسی متوجہ ہونے والے کی توجہ نہ اسکے بے پایان عزت و عظمت
کو کچھ بڑہاتی ہی اور نہ کسی روگردانی کرنے والے کی روگردانی اسکی عزت کو گھٹاتی ہی۔ خلقت کے ہاتھون
سے تجکو صرف اسلیے اذیت پہونچائی کہ تیرا دل انہین تسکین نہ پائے۔ تجکو مخلوق کی اذیت پہونچا کے
ہر ایک چیز سے برداشتہ کیا تاکہ کوئی چیز اُس مولی حقیقی تعالی سے تجکو غافل نہ کردے۔ شیطان کو
تیرا دشمن اسلیے بنایا کہ تجکو اپنی طرف بیقرار کرے۔ اور تیرے نفس کو شہوات کی طلب مین
تجپر اسلیے ابھارا کہ دوامی طور پر تجکو اپنی طرف متوجہ کرے۔ جب تو یہ جانتا ہی کہ شیطان تجھسے
غافل نہین ہوتا تو تو بھی اپنے ایسے مولے سے کہ تیری پیشانی اسکے قبضہ قدرت مین ہی غافل ہو
تجکو اپنے عالم شہادت اور عالم غیب کے بین بین اسلیے پیدا کیا کہ تیری جلالت قدر اپنی مخلوقات
مین تجکو معلوم کرا دے اور یہ جتلا دے کہ تو ایک ایسا یکتا موتی ہی جسپر تمام مخلوقات کے سیپ لپٹے ہوئے
ہین **سترھوان باب صحبت و ہمنشینی کے بیان مین** ایسے شخص کی مجالست نکر کہ
نہ جسکا حال تجکو اللہ تعالی کی طرف برانگیختہ کرے اور نہ اسکا کلام تجکو اللہ تعالی کی طرف رہنمائی
کرے گا ہے تو بدکردار ہوتا ہی لیکن تجکو تجھسے بدتر کی صحبت نیکوکار دکھلاتی ہی۔ درحقیقت
تیرا واقعی ہمنشین وہی ہی جو تیرا عیب جان کر بھی تیرا ساتھی رہا اور بجز تیرے مولی کریم تعالی کے
ایسا اور کوئی نہین ہی۔ تیرا عمدہ ساتھی وہی ہی جو تیرا خواہان ہو مگر نہ کسی اپنے ذاتی نفع کی امید پر
اٹھارہوان باب طمع کے بیان مین ذلت کی شاخین بجز تخم طمع کے اور کسی چیز سے

نہیں پہچانتی۔ وہم کے برابر تجھے کسی بری چیز نے مقید نہیں کیا۔ جس چیز سے تو مایوس ہے اُس سے آزاد
ہے اور جس کا طامع اُسکا بندہ ہے **انیسواں باب تواضع کے بیان مین** جس نے اپنے
لیے تواضع کو ثابت کیا وہ بے شبہ متکبر ہے کیونکہ تواضع کا دعویٰ تو اپنی رفعت قدر کے مشاہدہ
کے بعد ہوگا پھر جب تواضع کا اپنے لیے دعویٰ کیا تو گویا اپنے مرتبہ کی بلندی کا مشاہدہ کیا تو تو
متکبر ہوا۔ حقیقت مین متواضع وہ نہیں ہے کہ جب کوئی تواضع کا کام کرے تو اپنے آپکو اُس سے
بلند اور بالاتر سمجھے بلکہ متواضع وہ ہے جب تواضع کرے تو اپنے آپکو اُس سے کمتر اور پست خیال کرے۔
حقیقی تواضع وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اُسکی تجلی کے مشاہدہ سے پیدا ہو۔ جس معصیت سے
مولیٰ حقیقی کے سامنے ذلت اور انکسار پیدا ہو وہ اُس عبادت سے بہتر ہے جو نخوت اور تکبر پیدا کرے۔
بیسواں باب استدراج کے بیان مین مولیٰ تعالیٰ شانہ کے احسان اور اپنے روزانہ
عصیان سے ڈر کر مبادا یہ تیرے لیے استدراج ہو (چنانچہ فرماتا ہے) ہم درجہ بدرجہ اُنکو اتارینگے
ایسی طرح کہ وہ نہ جانینگے۔ مرید کی بڑی نادانی ہے کہ بے ادبی سے پیش آوے اور جب سزا مین تاخیر
ہو تو یہ خیال کرے کہ اگر یہ بے ادبی ہوتی تو بارگاہ عالی سے ظاہری یا باطنی نعمتوں کی امداد منقطع
ہو جاتی کیونکہ کبھی ایسی طرح مدد منقطع ہوتی ہے کہ خبر نہیں ہوتی صرف زیادتی کو ہی روک دیتا ہے
اور کبھی بارگاہ سے دوری کے مقام پر ٹھہرا دیا جاتا ہے اور خبردار نہیں ہوتا صرف تجکو تیرے بے ارادہ
کے ساتھ ہی چھوڑ دیتا ہے۔ **اکیسواں باب ورد و وظیفہ کے اور قلب پر وارد ہونے
والے انوار و برکات کے بیان مین** اعمال و اذکار کی مداومت کو بجز نہایت جاہل کے
اور کوئی حقیر نہیں سمجھ سکتا۔ واردات الٰہیہ تو دار آخرت مین بھی موجود ہونگی اور اوراد و وظائف
اس دار دنیا کے اختتام پر ختم ہو جاینگے تو زیادہ اہتمام کے قابل وہ ہے جسکا کوئی قائم مقام نہو
ورد کا تو تیرا مولیٰ تعالیٰ تجھسے طلبگار ہے اور وارد کا تو اُس سے خواہان ہے تو بھلا تیرے مطلوب کو اُسکے
مطلوب سے کیا نسبت ہے۔ جب تو کسی بندہ کو دیکھے کہ امداد غیبی کے ساتھ اوراد کا پابند اور اُنپر
دائم ہے تو اُس عطاء مولیٰ کی وجہ سے کہ تو نے اُسپر عارفین کی ہیئت اور اہل معرفت کی رونق

بمانگی نہین دیکھی جنھیر نہ بھیجی کیونکہ اگر تجلیات آلہیہ کا ورود نہوتا تو ورد کی مداومت بھی نہوتی۔ امداد آلہیہ کا ورود بقدر قابلیت اور استعداد جبلی کے ہوتا ہے اور انوار کی روشنی بقدر صفائی اسرار باطنی کے ہوتی ہے۔ وارد ہونے والے احوال ہی کے اختلاف کے سبب اعمال کی جنسین مختلف ہوتی ہین۔ اعمال کی خوبیان احوال کی عمدگیون کے نتیجے ہین اور احوال کی خوبیان مقامات معرفت مین ثابت قدمی سے پیدا ہوتی ہین۔ تجھپر معرفت ربانی کا وارد اسلیے بھیجا کہ تو اُسکے سبب سے بارگاہ عالی مین وارد ہونے کی لایق ہوجائے۔ وارد اسلیے تجھپر بھیجا کہ تجکو اغیار کے پنجہ سے چھوڑا دے اور شہوات نفسانیہ کی غلامی سے ازاد کردے۔ وارد اسلیے تجھپر بھیجا کہ تجکو تیرے وجود کے قیدخانہ سے نکالے اور مشاہدۂ مولی کے وسیع میدان مین پہونچا دے۔ واردات آلہیہ اکثر اوقات اچانک اسلیے پیش آجاتے ہین تاکہ عباد اپنے قابلیت اور استعداد کے سبب اُنکے مدعی نہوجائین۔ سالک کو اپنی واردات کا بیان کرنا بجز اپنے شیخ مرشد کے نہین چاہیے کیونکہ ایسا کرنے مین اُسکی تاثیر کم کردیگا اور اپنے پروردگار کے ساتھ سچائی سے روک دیگا۔ علوم وحقایق تجلی کے وقت مجمل وارد ہوتے ہین پھر حفظ ونگہداشت کے بعد تفصیل ہوتی ہے چنانچہ ارشاد ہے جب ہم قرآن پڑہین تو چپکا سنتا رہ اُسکے پڑہنے کو پھر تجھے پڑھوانا ہمارا ذمہ ہے جب وارد کا ثمرہ تجکو معلوم نہوا اُسپر خوش نہو کیونکہ بادلون سے مقصود اصلی بارشین نہین ہوتین بلکہ پھل کا وجود مقصود ہوتا ہے۔ جب تجھپر واردات کے انوار پھیل گئے اور اُنکے اسرار تیرے قلب مین ودیعت رکھے گئے تو اُنکے بقا کا طالب نہو کیونکہ تو اللہ تعالی کے مشاہدہ مین مستغرق ہوکر ہر ایک چیز سے بے نیاز ہے اور اُس سے کوئی چیز تجکو بے نیاز نہین کرسکتی۔ واردات آلہیہ جب تجھپر وارد ہونگے تمام عادات کی بنیادین منہدم کردینگے کیونکہ جب بادشاہ کسی بستی مین داخل ہوتے ہین اُجاڑ دیتے ہین۔ چونکہ وارد بارگاہ قہاری سے آتا ہے اسلیے جو جبلت اور طبیعت اُسکے مقابل ہوتی ہے اُسکو توڑ پھوڑ دیتا ہے اور ہم پھینکا کرتے ہین سچ کو جھوٹ پر پھر وہ اُسکا سر پاش پاش کرڈالتا ہے۔

بائیسواں باب حالت ابتدائی اور انتہائی کے اعتبار سے سالکین کے مراتب کے تفاوت کے

بیان مین ہوکہ حق تعالی نے اپنے بندون مین سے ایک گروہ کو تو اپنی طاعت کے لیے مقرر فرمایا
اور ایک گروہ کو اپنے محبت کے لیے مخصوص کیا۔ انکو اور اُنکو سب کو ہم تیرے پروردگار کی عطا سے
امداد کرتے ہین اور تیرے پروردگار کی بخشش روکی ہوئی نہین کچھ ضرور نہین جسکی خصوصیت
کرامات وخوارق کے ساتھ ثابت ہو اُسکی آفات نفوس سے پوری خلاصی بھی ہو۔ گاہے ظاہری
کرامت اُسکو بھی ملجاتی ہی جسکی ایمان اور اتباع شریعت پر استقامت کامل نہین ہوتی۔ پردہ پوشی
کی دو قسمین ہین ایک تو گناہ کے صدور سے پردہ پوشی دوسری گناہ واقع ہونے کے بعد خلق سے
پردہ پوشی۔ عوام تو اسوجہ سے کہ خلق کی نظر مین اُنکا مرتبہ نہ گرجائے گناہ کے واقع ہونے کے بعد
خلق سے پردہ پوشی کے طلبگار ہین اور خواص اسلیے کہ اپنے حقیقی بادشاہ حق جل وعلا کی نظر
لطف سے نہ گرجائین گناہ کے واقع ہونے سے پردہ پوشی اللہ تعالی سے مانگتے ہین۔ مقامات
یقین مین سے کسی مقام کو کبھی تو وہ بیان کرتا ہی جو اُسپر فی الجملہ مطلع ہوا اور کبھی وہ بیان کرتا ہی
جو اُس مقام تک پہونچ گیا ہی اور اسمین فرق بجز اہل بصیرت کے دوسرون پر مشتبہ ہوجاتا ہی
مجذوب ایسے گروہ ہین کہ اُنکے انوار اُنکے اذکار سے سابق ہین اور سالک ایسے گروہ ہین کہ اُنکے
اذکار اُنکے انوار سے مقدم ہوتے ہین اور ایک گروہ وہ ہین کہ اُنکے اذکار اور انوار برابر ہوتے
ہین اور ایک جماعت ہی کہ اُنکے نہ اذکار ہین نہ انوار نعوذ باللہ من ذلک ایک نے تو اسلیے
ذکر کیا کہ اُسکا قلب منور ہوجائے تو وہ ذاکر ہوا (اور یہ سالک ہی) اور ایک وہ ہی جسکا قلب
منور ہوگیا اور وہ ذاکر ہوا (یہ مجذوب ہی) اور جسکے انوار و اذکار برابر ہون اُسکا ذکر ہدایت
پایا اور اُسکا نور پیروی کے لائق ہی اپنے آثار اور مصنوعات کے وجود سے اپنے نامون کے وجود
اور اپنے نامون کے وجود سے اپنے اوصاف کمالیہ کے وجود پر اور اپنے اوصاف سے اپنی ذات
کاملہ پر رہنمائی فرمائی کیونکہ صفت کا خود بخود قیام ناممکن ہی۔ تو اہل جذب کو اول ذات کاملہ
منکشف ہوتی ہی پھر اُنکو صفات کے مشاہدہ کی طرف پھیرتا ہی پھر اُنکو اسماء پاک کے تعلق کی
طرف لوٹاتا ہی پھر آثار اور مصنوعات کے مشاہدہ کیجانب واپس کرتا ہی اور سالکین کا معاملہ

اسکے برعکس ہی اسلیے سالکین کی انتہا سیر اہل جذب کی ابتدا ہی اور سالکین کے سیر کی ابتدا اہل جذب کے سیر کی انتہا ہی لیکن نہ ایک معنی کے اعتبار سے تو گا ہے باہم راہ مین ملتے ہین سالک اپنے عروج مین اور مجذوب اپنے نزول ہین - اُنمین جو حق کے وجود سے اشیا کے وجود پر دلیل لاتے ہین اور اُنمین جو اشیا کے وجود سے حقتعالی کے وجود پر دلیل لاتے ہین بڑا فرق ہی جسنے وجود حق جل وعلا سے اشیاء کے وجود پر استدلال کیا اُسنے وجود واجب کو اُسکے مستحق کے لیے سمجھکر محدثات کے وجود کو اُسکے اصل کے وجود سے ثابت کیا اور محدثات کے وجود سے وجود حق جل علاؔ استدلال کرنا محجوب ہونے اور وصل بارگاہ نہونے کے سبب سے ہی ورنہ وہ کب غائب ہی جو اُسپر استدلال کی ضرورت ہو اور کب دور ہی جو آثار اُس تلک پہونچا دین - آیت شریفہ لینفق ذو سعۃ من سعتہ (یعنے خرچ کرین اہل وسعت اپنی وسعت سے) کا مصداق وصلان بارگاہ کا حال ہی اور آیت شریفہ ومن قدر علیہ رزقہ الخ (یعنے جسپر رزق تنگ ہوا جو کچھ اللہ تعالی نے اُسکو دیا ہی اُسمین سے خرچ کرے) کا مصداق اُسکی طرف سیر کرنیوالونکا حال ہی اللہ تعالی کیطرف چلنے والے اپنے مجاہدہ اور توحید کے انوار سے راہ یاب ہوئے اور واصلان بارگاہ کے لیے اُنکے مولے کے مواجہہ اور روبرو ہونے کے انوار ہین تو پہلونکی سعی انوار کے لیے اور دوسرونکے لیے بدون سعی کے انوار ہین کیونکہ یہ صرف اللہ کے ہین نہ کسی دوسرے کے تو صرف اللہ کہہ پھر لوگونکو اُنکے باطل مین کھیلتا چھوڑ - سالکین کو بھی اور واصلین کو بھی اپنے اعمال کے ملاحظہ اور احوال کے مشاہدہ سے روک دیا سالکین تو اسلیے روکے گئے کہ اُنھون نے اپنے اعمال اور احوال مین اللہ تعالی کے ساتھ سچائی کو ثابت نہ پایا اور واصلین اپنے مولے کے مشاہدہ مین محو ہو کر اعمال اور احوال سے غائب ہو گئے - بعض عمرونکی مدت دراز ہوتی ہی اور اُسکے منافع یا امداد الہی کم ہوتی ہی اور بعض عمرونکی مدت کوتاہ ہوتی ہی اور اُسکے فوائد یا امداد الہی زیادہ ہوتی ہین - جسکی عمر مین برکت دیجاتی ہی وہ تھوڑے زمانہ مین اسقدر اللہ تعالی کے الطاف واحسانات پالیتا ہی جو نہ عبارت اور بیان کے احاطہ مین آسکین اور نہ اشارہ وہان تک پہنچ سکے - یہ ایک خط ہی جو سیر وسلوک کی ابتدا سے انتہا تک کھیچے

ہدایت کو شامل ہے اور اپنے بعضے دینی بھائیوں کے نام لکھا۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ
ابتدا سالک کی اُسکی انتہا کا آئینہ اور تجلی گاہ ہے اور جسکی ہدایت اللہ تعالیٰ کیساتھ ہوگی اُسکے نہایت
بھی اُسی تک ہوگی اور مشغولی کے لائق وہی اعمال صالحہ ہیں جنکو تو نے محبوب جانا اور اُنکی طرف
مسارعت کی اور اعراض کے قابل وہ خواہشات باطلہ ہیں جنکو چھوڑکر تو نے اپنے مولیٰ کریم
کیطرف توجہ کو اختیار کیا۔ اور بے شک جو یقین کریگا کہ اللہ تعالیٰ اُس سے عبودیت کا طالب
ہے تو بھی طالب ہے اُسکی طرف متوجہ ہوگا اور جسنے جانا کہ سب کام اللہ تعالیٰ کے قبضہ اختیار میں ہیں
اُسپر توکل کریگا اپنے پریشان افکار کو مجتمع کریگا اور ضرور ہے کہ اس کو شک وجود کے [illegible]
جہاں اور اُس کی لپیٹ پیدہ چیزیں ہیں جنمیں تو غافل ہے بوجود دار فانی کی نسبت دار باقی کیساتھ زیادہ
خوش ہو۔ اس دار فانی کی بے رغبتی کا نور اُسکے باطن میں چمکا اور اُسکی سفیدی اُسکے ظاہر پر
عیاں ہوئی تو اُسنے آنکھیں بند کرکے اُس دار سے روگردانی کی اور پشت پھیر کر اُس سے اعراض
کیا نہ اُسکو وطن بنایا اور نہ مسکن ٹھہرایا بلکہ اُسمیں رہکر اپنی ہمت کو اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھایا اور
اللہ تعالیٰ کیطرف پیش قدمی کرنے میں اُسی سے استعانت کرتا ہوا اُسکے طرف چلا اُسکے عزم کی
ناقہ قرار و سکون نہیں پکڑتی ہے ہمیشہ چلتی رہی یہانتک کہ بارگاہ پاک اور دل لگی کے فرش پر
پہنچی اور وہ مفاتحہ اور مواجہہ اور مجالست اور محادثت اور مشاہدہ اور مطالعہ کا محل ہے پھر وہ
حضرت مقدس اُنکے قلوب کے طیور کا گھونسلا ہوگئے اُسیکو ٹھکانا بناتے ہیں اور اُسی میں آرام
کرتے ہیں پھر جب حقوق کے آسمان یا خواہشات کی زمین کی طرف نزول فرماتے ہیں تو اذن
اور تمکین اور پختہ یقین کیساتھ نہ حقوق کی طرف بے ادبی اور غفلت کیساتھ نزول فرماتے ہیں
اور نہ خواہشات کیطرف اپنی نفسانی خواہش اور فائدہ اُٹھانے کی غرض سے بلکہ اُسمیں صرف
اللہ تعالیٰ کی بدولت اللہ تعالیٰ کیواسطے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی طرف توسل پکڑکے داخل
ہوتے ہیں چنانچہ ارشاد ہے اور کہہ اے پروردگار داخل کر مجھکو سچا داخل کرنا اور نکال مجھکو
سچا نکالنا تاکہ جب تو مجھکو داخل کرے تو میری نظر تیری طاقت اور قوت کیطرف ہو اور جب

مجھکو بنالے تو میری اطاعت و انقیاد تیری طرف ہو اور میرے لیے اپنی طرف سے صاحب شوکت
مددگار مقرر فرما کہ میرے نفس پر میری اور میرے ساتھ دوسرونکی مدد کرے اور میرے نفس کی مجبر
مدد نکرے نفس کے مشاہدہ پر میری اعانت کرے اور مجھکو میری ظاہری حس کی مخالفت سے بالکل
فنا کردے۔ تیرھواں باب قبض اور بسط کے بیان میں مجھکو قبض کی حالت میں
اسلیے رکھا کہ قبض والیں محکر مانہ رکھے اور قبض کی حالت میں تجکو پوچھا یا تاکہ بسط میں نہ چھوڑے
اور دونوں سے تجکو نکالا تاکہ تو سواے اپنے مولے کے کسیکا نہو۔ بسط کی حالت میں عارفین
بہ نسبت حالت قبض کے زیادہ خائف ہوتے ہیں حالت بسط میں ادب کی حدود تک بہت
تھوڑے ہی آدمی ٹھہرتے ہیں۔ بسط کی حالت میں تو نفس اپنا حصہ سرور کا لے لیتا ہی اور قبض
کی حالت میں نفس کا کچھہ حصہ نہیں ملتا۔ بسا اوقات قبض کی تاریک رات میں وہ علوم
و معارف تجکو دیے جو تو بسط کے روز روشن میں نہیں پا سکتا چنانچہ ارشاد ہی تم نہیں
جانتے تمھارے لیے زیادہ نافع انمیں کونسا ہی چودھواں باب انوار اور انکے مراتب کے
بیان میں عبادت و ریاضت کے انوار قلوب مریدین اور انکے اسرار کی اذنیان ہیں
جیسا ظلمت نفس کا لشکر ہی ایسا ہی نور قلب کا لشکر ہی جب اللہ تعالی اپنے کسی بندہ کی امداد
چاہتا ہی تو انوار کے لشکر سے اسکی مدد کرتا ہی اور اغیار اور تاریکیونکی مدد قطع کر دیتا ہی۔ حقایق
اور غیبات کا مکشوف کر دینا نور کا کام ہی اور اسکا ادراک کرنا دل کی نظر کا کام ہی اور اسکی
طرف اقدام کرنا اور اعراض کرنا دل کا کام ہی۔ ظاہری مخلوقات کو اپنے آثار کے نور سے
روشن کیا اور قلوب کے باطن کو اپنے اوصاف کے انوار سے منور فرمایا اسیلیے ظواہر کے انوار
چھپ گئے اور دلوں کے اور دلوں کی پوشیدگیوں کے انوار نہیں چھپے شاعر کہتا ہی۔ خورشید نہار
چھپے رات میں بلا انکار ہو مگر قلوب کے خورشید کے لیے نہیں ہی غروب۔ انوار کے طلوع ہونے کی جگہ
عارفین کے قلوب اور اسرار ہیں۔ اس نور یقین کی مدد جو عارفین کے قلوب میں ودیعت ہی
اس نور سے ہی جو غیب کے خزانوں سے نازل ہوتا ہی ایک تو وہ نور قلب ہی جس سے موثر حقیقی تعالی کی

تجپر مکشوف ہوتی ہین دوسرا وہ ہی جس سے اُسکے اوصاف کمال تجپر کھلتے ہین - خزائن غیب کے
انوار مین سے ایک تو وہ انوار ہین جنکو صرف ظاہر قلب تک پہونچنے کا حکم ملا اور دوسرے
وہ ہین جنکو قلب کے وسط مین داخل ہونے کا حکم ملا - گاہے تجپر انوار وارد ہوتے ہین اور تیرے
دلکو اغیار کے تصور سے بھرا ہوا پاتے ہین تو پھر جسجگہ سے آتے ہین وہین چلدیتے ہین اغیار
سے اپنے دلکو خالی کر اللہ تعالی معارف اور اسرار سے اُسکو پر کردیگا قلوب اور اسرار کے انوار کی
قدر سوائے عالم آخرت کے معلوم نہین ہوسکتی جیسے آسمانی ستارونکے انوار سوائے دنیا کے
ظاہر نہین ہوئے **چھبیسوان باب باعتبار عادت طبعی اور تعلق کے اللہ تعالی
سے بندہ کے قریب ہونے کے بیان مین** اللہ تعالی تک تیرا پہونچنا محض ذوقی
اور وجدانی طریق سے نظر بصیرت کے ساتھ اُسکے مشاہدہ تک پہونچنا ہی ورنہ ہمارا پروردگار اس بات سے
کہ کوئی چیز اُس سے متصل ہو یا وہ کسی سے متصل ہو برتر اور بالاتر ہی - اگر یہ ہوتا کہ تو اُس تک
بجز اپنی خواہشونکے نیست کرنے اور دعوونکے مٹانے کے کسیطرح نہین پہونچ سکتا تو کبھی اُس تک
نہ پہونچ سکتا لیکن جب اُسنے تجکو اپنے تک پہونچانا چاہا تیرے وصف کو اپنے وصف سے
آغوش مین چھپایا اور تیری نعت کو اپنی نعت کے پردہ مین ڈہانکا پھر تجکو اُن الطاف کیوجہ سے
جو اُسکی طرف سے تیری طرف متوجہ ہوئے نہ اُن اعمال کی وجہ سے جو تیری طرف سے اُسکی بارگاہ
مین پیش ہوئے اپنے تک پہونچایا - تیرا قرب اُس سے یہی ہی کہ اُسکے قرب کا مشاہدہ کرے
ورنہ تو کجا اور اُسکا قرب کجا - اُسکی ربوبیت کے اوصاف کے ساتھ متعلق ہو اور اپنی عبودیت
کے اوصاف کیساتھ حقیقۃً متصف ہو - جو چیز تیری نہین دوسرے کی ہی اُسکا دعوے تیرے لیے
حرام کردیا تو کیا اپنے وصف کا دعوے تیرے لیے مباح کردے گا حالانکہ وہ تمام عالم کا پروردگار
ہی تو اپنی عبودیت کے اوصاف مین پختہ ہو وہ اپنے اوصاف کے ساتھ تیری امداد فرمائیگا تو
اپنی ذلت مین پختہ ہو وہ اپنے عزت سے تیری اعانت کریگا تو اپنے عجز مین پختہ ہو وہ اپنی قدرت
سے تیری مدد کرے گا تو اپنی ناتوانی مین پختہ ہو وہ اپنی طاقت و قوت کیساتھ دستگیری فرمائیگا

تجکو اپنے نفسانی صفات سے بجز مشاہدہ صفات کاملہ مولی حقیقی تعالیٰ کے کوئی چیز نہین نکال سکتی عالم سفلی تجکو باعتبار تیری جسمانیت کے سما سکتا ہی اور تیری روحانیت کے اعتبار سے تجکو نہین سما سکتا خصوصیت کے ثبوت سے بشری اوصاف کا معدوم ہونا لازم نہین خصوصیت کے مثال دن کی دھوپ کی ہی کہ افق مین ظاہر ہوتی ہی اور اُسکی خانہ زاد نہین ہی اسیطرح اُسکے اوصاف کی شعاعین کبھی تیرے وجود کی شب تاریک پر چمک جاتی ہین اور کبھی تجسے روک دیجاتی ہین پھر تجکو تیری اصلی اوصاف کی طرف لوٹا دیتا ہی تو روشنی تیری ذاتی نہین لیکن حضرت حق سبحانہ سے تجپر وارد ہی۔

چھبیسوان باب مخلوقات سے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے اور اشیاء سے تعریف اور دلالت کے طور پر اُسکے ظہور کے بیان مین۔

تمام مخلوقات تاریکی ہی اور اُسمین حق کے ظہور نے اُسکو منور کر رکھا ہی تو جس نے مخلوقات کو دیکھا اور اُسمین یا اُسکے قریب یا اُس سے پہلے یا اُس سے پیچھے حق سبحانہ کا مشاہدہ نکیا تو اُسکی نظر بصیرت سے انوار کا وجود فوت ہو گیا اور معارف کے آفتاب آثار کے بادلون مین اُس سے چھپ گئے۔ حق سبحانہ کا تجکو اپنے مشاہدہ سے ایسی چیز کے ساتھ محجوب کرنا جو اُسکے ساتھ موجود نہین ہی اُسکے قہر و غلبہ کی بڑی دلیل ہی۔ کیونکر خیال مین آسکتا ہی کہ کوئی شی اُسکے مشاہدہ کی آڑ ہو جائے حالانکہ ہر ایک چیز کو عدم کی تاریکی سے اُسی نے ظاہر فرمایا ہی کیونکر خیال مین آسکتا ہی کہ کوئی شئے اُسکے مشاہدہ کا پردہ ہو جائے حالانکہ وہ ہر ایک چیز کے ساتھ ظاہر ہی۔ کیونکر خیال مین آسکتا ہی کہ کوئی شئے اُسکے مشاہدہ کو روک دیوے حالانکہ ہر ایک چیز مین اُسکا جلوہ ظاہر ہی۔ کیونکر خیال مین آسکتا ہی کہ کوئی شئے اُسکے مشاہدہ کو حاجب ہو جائے حالانکہ ہر ایک چیز سے اُسکی تجلی ظاہر ہی کیونکر خیال مین آسکتا ہی کہ کوئی شئے اُسکی آڑ بنجائے حالانکہ تمام موجودات کے وجود سے پیشتر وہ ظاہر و باہر ہی۔ کیونکر خیال مین آسکتا ہی کہ کوئی شئے اُسکے مشاہدہ کو مانع ہو حالانکہ وہ سب سے زیادہ ظاہر ہی کیونکر خیال کیا جا سکتا ہی کہ کوئی چیز اُسکے لیے حجاب ہو سکے حالانکہ وہ ہی اکیلا ہی اُسکے ساتھ کوئی موجود نہین کیونکر خیال کیا جا سکتا ہی کہ کوئی چیز اُسکے لیے حجاب ہو سکے حالانکہ

ہر چیز کی بہ نسبت تجھسے زیادہ قریب ہو کیونکر خیال کیا جا سکتا ہو کہ کوئی شے اُسکے لیے حجاب ہوسکے
حالانکہ اگر وہ نہوتا تو کسی چیز کا وجود نہوتا اے لوگو تعجب ہو عدم مین وجود کیونکر ظاہر ہوا اور
قدیم کے ساتھ حادث کسطرح ثابت رہ سکے حق جل وعلا حجاب مین نہین ہو صرف تو اپنے
نفسانی صفات کی وجہ سے اُسکے مشاہدہ سے روکا گیا ہو کیونکہ اگر کوئی شے اُسکے لیے حجاب
ہوتی تو اُسکو ڈھانپتی اور اگر اُسکے لیے کوئی چیز ڈھانپنے والی چیز ہوتی تو اُسکے وجود کو احاطہ کرتی
اور ہر ایک احاطہ کرنیوالی غالب ہوتی ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہو۔ نور عقل اور
علم الیقین تجکو اُسکے قرب کا تجھسے مشاہدہ کراتا ہو اور نور علم اور عین الیقین اُسکے وجود کے
سامنے تجکو تیرا عدم مشاہدہ کراتا ہو اور نور حق اور حق الیقین صرف اُسکے وجود کا مشاہدہ کراتا ہے
نہ تیرے وجود کا اور نہ عدم کا اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے تھا اور کوئی چیز اُسکے ساتھ نہ تھی اور وہ اب
بھی ویسا ہی ہو جیسا تھا۔ بڑا سخت تعجب ہو کہ جس سے کسیطرح جدا نہین ہو سکتا اُس سے
بھاگتا ہو اور جسکی ساتھ کسیطرح نہین رہ سکتا اُسکو طلب کرتا ہو فی الحقیقۃ آنکھین اندھی نہین
ہوتین بلکہ دل اندھے ہوتے ہین جو سینوں مین ہین۔ عباد اور زہاد اس وجہ کہ ہر ایک چیز مین
اللہ تعالیٰ سے محجوب ہین ہر ایک چیز سے متنفر اور متوحش ہین اگر وہ ہر چیز مین اُسیکا جلوہ دیکھ لیتے
تو کسی چیز سے متنفر نہوتے کسی ایسے موجود کے وجود نے جو واقعی اللہ تعالیٰ کے ساتھ موجود ہو اُس شے
محجوب نہین کیا لیکن ہان وہمی وخیالی موجود کے وجود نے تجکو اُس سے محجوب کر دیا۔ مخلوقات
مین اگر اُسکے جلوہ کی روشنی نہوتی تو دکھائی نہ دیتے۔ اگر اُسکے صفات کمال کا ظہور ہوتا تو تمام
مخلوقات نیست ونابود ہو جاتی اسوجہ سے کہ وہ باطن ہو ہر چیز کو ظاہر کر دیا اور اسوجہ سے کہ
وہ ظاہر ہی ہر چیز کے وجود کو لپیٹ دیا۔ اس دار دنیا مین تجکو اپنی مخلوقات مین تامل کرنیکا
حکم فرمایا اور عنقریب ذات کا ملہ دار آخرت مین تمپر عیان ہوگی۔ حق جل وعلا نے جانا کہ تو بدون
اُسکے مشاہدہ کے صبر نہین کر سکتا تو اپنی مخلوقات کا تجکو مشاہدہ کرایا۔ جب تک تو مخلوقات
مین خالق کا مشاہدہ نکرے اُنکا تابع ہو اور جب تو اُسکا مشاہدہ کرے تو مخلوقات تیرے تابع ہین

مخلوقات مین مشاہدہ جمال حق کو تیرے لیے مباح فرمایا اور مخلوقات کے ذوات کے مشاہدہ پر توقف کی اجازت نہین دی چنانچہ اس ارشاد مین کہ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو جو کچھ آسمانون مین ہی تیرے فہم کا دروازہ کھول دیا اور یہ نہین فرمایا کہ آسمانون کو دیکھو کیونکہ اجسام کے وجود پر رہنمائی ہوتی ہے مخلوقات اُسکے قول کن کیساتھ ثابت اور اُسکی احدیت ذات کے سامنے نیست و نابود ہین۔ جسنے حق جل وعلا کی معرفت حاصل کی اُسنے ہر چیز مین اُس کا مشاہدہ کیا اور جسنے فنا کا مرتبہ حاصل کیا وہ ہر چیز سے غائب ہو گیا اور جسنے اُسکو محبوب بنایا اُسنے کسیکو اُسپر اختیار نہین کیا۔ حق جل وعلا کو تجھسے صرف نہایت قرب نے محجوب کر دیا۔ حق جل وعلا صرف اپنے نہایت ظہور کے سبب محجوب ہو گیا اور اپنے نور کی عظمت کے سبب آنکھون سے مخفی ہو گیا حق جل وعلا کسی چیز سے کیونکر محجوب ہو سکتا ہی جو چیز حجاب ہو گی اُسمین بھی اُسکا جلوہ ظاہر اور موجود اور حاضر ہوگا۔ حق جل وعلا کے غیر کے بقا کی طرف تیرا نظر اُٹھانا اور ماسوا کے نقدان سے تیرا وحشت ناک ہونا تیرے اُس تک نہ پہونچنے کی دلیل ہی۔ راحت و سرور کے اگرچہ مظاہر مختلف ہین پر حقیقی نعیم اُسکے مشاہدہ اور قرب کا ہی اور مظاہر عذاب کے اگرچہ مختلف ہین لیکن حقیقی عذاب اُسکے حجاب ہونے کا ہی تو حقیقی عذاب اُس سے حجاب کا ہونا ہی اور حقیقی نعیم اُس کریم ذات کیطرف نظر کرنا ہی۔ تو جو کچھ رنج والم پاتے ہین یہ اسوجہ سے ہی کہ مشاہدہ سے محروم ہین اگر لوگونکی بے توجہی یا بدگوئی کے ساتھہ تیری طرف متوجہ ہونا تجکو تکلیف دے تو اپنے معاملہ مین اللہ تعالی کے علم پر اکتفا کر اور اگر تجکو اُسکے علم پر قناعت نہو تو اس اذیت پانے کے مصیبت سے اُسکے علم پر قناعت نکرنے کی مصیبت تجپر سخت تر ہی جو دنیا مین موجود ہوا اور اُسکے لیے علوم و معارف غیبیہ کے دروازے مفتوح نہین ہوئے وہ اپنی شہوات و لذات کے احاطون مین مقید ہی اور اپنی ذات کے چکر مین گھرا ہوا ہی۔ **ستائیسوان باب عارفین کے بعض خاص حالات کے بیان مین** عارف وہ نہین ہی کہ جب اسرار کی طرف اشارہ کرے تو حق جل وعلا کو

اپنی طرف اپنے اشارہ کی نسبت قریب تر پاوے بلکہ عارف حقیقی وہ ہی کہ جو حقتعالی کے وجود مین فنا اور اُسکے مشاہدہ مین محو ہوکر اپنے اشارہ ہی سے بیخبر ہو جائے - عارفین کا عمدہ اور اعلی مطلب اللہ تعالی سے عبودیت مین سچائی اور ربوبیت کے حقوق کی پوری بجا آوری ہی - عارف وہ ہی جسکی بیقراری کبھی زائل نہوا اور ماسوی اللہ کی ساتھ اُسکو کبھی قرار نہ آوے - زاہدون کی جب مدح ہوتی ہی تو اسوجہ سے دل تنگ ہوتی ہین کہ مدح کو خلق سے مشاہدہ کرتے ہین اور جب کوئی عارفین کی مدح کرتا ہی تو خوش ہوتے ہین اسوجہسے کہ اُسکو بادشاہ عالم حق جل وعلا سے مشاہدہ کرتے ہین - **اٹھائیسوان باب فراست اور ایک شئے سے دوسری شئے پر استدلال کرنے کے بیان مین** جسکو تو ہر سوال کا جواب دینے والا ہر مشاہدہ کا ظاہر کرنے والا اور ہر علم کا بیان کرنے والا دیکھے تو اس سے اُسکا جہل سمجھ لیجیے ابتدار سلوک مین اللہ تعالی کیطرف رجوع کا ہونا انتہار سلوک مین کامیابی کی علامت ہی - جسکی ابتدار سلوک اوراد کے التزام کے ساتھ منور ہوگی اُسکے نہایت سلوک بھی انوار و معارف کے ساتھ روشن ہوگی - جسنے اپنے عمل کا ثمرہ لذت و حلاوت دنیا مین پایا تو یہ اُسکے آخرت مین قبول ہونے کی دلیل ہی - طاعت پر دنیا مین ثمرونکا پانا آخرت مین طاعت کرنیوالون کے لیے اُنپر بدلا ملنے کی مبارکبادیان ہین - جب تو اپنی قدر اُسکے نزدیک معلوم کرنا چاہے تو یہ دیکھ کہ اُسنے تجکو کس کام مین لگا رکھا ہی - طاعت کے فقدان پر غم کا ہونا اور اُسکے ساتھ طاعت کی طرف نہ اُٹھنا دھوکے مین پڑنے کی علامت ہی - اللہ تعالی کا تجکو کسی حالت مین مستقیم رکھنا اور اُسکے ساتھ اُسکے نتایج کا بھی حاصل ہونا تجکو اس حالت مین خدا تعالی کے قائم کرنیکی علامت ہی - نوافل عبادات کیطرف مسارعت کرنا اور واجبات کی بجا آوری سے سستی کرنا ہوا نفسانی کے اتباع کی علامت ہی - جو کچھ انوار و معارف دلون مین پوشیدہ ودیعت ہین انکی آثار و برکات ظاہری اعضا کے مشاہدہ مین ظاہر معلوم ہوتے ہین **انتیسوان باب وعظ و نصیحت اور قلوب مین اُسکے تاثیر کی شرائط کے بیان مین** جسکو حقائق اور

معارف کے اظہار کی اجازت دیجاتی ہو اُسکی تصریح خلق کے کانونمین پہونچتی ہی سمجھ مین آجاتی ہی
اور اُسکا اشارہ اُنکے نزدیک جلی اور ظاہر ہوتا ہی۔ بسا اوقات حقائق اور معارف تجھسے بے نور
ظاہر ہوتے ہین جب تجکو اُن کے اظہار کا اذن نہین ہوتا۔ عارفین اور حکماء امت کے نور اُنکی
اقوال سے پہلے پہونچتی ہین تو جس جگہ انوار کی روشنی پہونچتی ہی وہین اقوال بھی پہونچتے ہین۔
جو کلام کسی متکلم سے ظاہر ہوتا ہی ضرور اُسپر اُس قلب کا نورانی یا تاریک لباس ہوتا ہی جس سے
وہ پیدا ہوا۔ حقائق اور معارف کا بیان یا تو علوم وجدانیہ کے کثرت فیضان کے سبب سے
ہوتا ہی یا کسی مرید کی ہدایت کی غرض سے پہلا تو مبتدی سالکونکا حال ہی اور دوسرا اہل تمکین اور محققین کا
علوم و معارف کے مختلف بیان محتاج سننے والونکی غذائین ہین۔ اور سوا اُسکے جو تو کھا سکتا ہی
تیرے لیے اور کچھ نہین ہی۔ **تیسوان باب شکر کے بیان مین** جو شخص اللہ تعالی کی طرف
اُسکی مہربانیون اور احسانات سے متوجہ نہوا تو وہ آزمائش کی زنجیرونمین اُسکی طرف کھینچا جائیگا
جو نعمتونکا شکر بجا نہ لایا وہ اُنکے زوال کے درپے ہوا اور جو شکر بجا لایا اُسنے اُنکو گویا مضبوط
اُسکیل مین باندھا۔ کاہے تجپر تاریکیان اسلیے بھیجین کہ تجکو اپنے انوار و تجلیات کے احسانات
کی قدر معلوم کرلئے۔ جس نے نعمتونکی قدر اُنکی موجودگی مین نہ پہچانی وہ اُنکے نقدان کے بعد
اُنکی قدر پہچانیگا۔ شکر کے حقوق کی بجا آوری سے متواتر نعمتین تجکو غافل اور مدہوش نکردین
کیونکہ یہ تیرے موجود قدر و منزلت کو گرا دیگا۔ جب تجکو طاعت اور طاعت کیساتھ ماسوا سے
استغنا عطا فرمائی تو تجکو اپنی نعمتین ظاہری اور باطنی پوری دیدین۔ تجکو بقدر کفایت دینا
اور جو تجکو سرکش بنادے اُس سے روک دینا یہ اُسکی تجپر پوری نعمت ہی جب تجکو ظاہر مین
اپنے حکم کا فرمان بردار بنایا اور باطن مین اپنے قہر کا منقاد ٹھہرایا تو تجپر بہت بڑا احسان کیا
مراسلہ جو اپنے بعضے دینی بھائیونکو مراتب شکر کے بیان مین لکھا اگرچہ اُنکی
آنکھ دیکھتی ہو کہ اللہ تعالی شانہ اپنے انعام اور احسان مین یکتا ہی لیکن شریعت مخلوق کے شکر
کے ضروری ہونے کا بھی حکم فرماتی ہی۔ اور اس بارہ مین لوگ تین قسم کے ہین ایک تو اللہ تعالی سے

غافل اپنی غفلت مین ڈوبا ہوا اُسکی ظاہری ادراک کا دائرہ تو ہی اور اُسکی نظر بصیرت جو اللہ
تعالیٰ کی پاک دامنی کے فہم کا سرچشمہ ہی اندہی اور جس نے احسان کو مخلوق سے دیکھا اور پروردگار
عالم سے اُسکا مشاہدہ نکیا اگر اُس نے اپنے اصل اعتقاد سے ایسا سمجھا اُسکا شرک تو
ظاہر اور جلی ہی اور اگر مخلوق کو صرف سبب خیال کیا اور سبب ہونے کی وجہ سے عطا کی مخلوقات
کیطرف نسبت کی اُسکا شرک خفی ہی۔ اور دوسرا صاحب حقیقت ہی جو بادشاہ عالم حق جل علا
کا مشاہدہ کرکے مخلوق سے بیخبر ہوا اور مسبب الاسباب کا مشاہدہ کرکے اسباب سے لاعلم ہوا
یہ بندہ فے الحقیقت بارگاہ حق سبحانہ کی طرف مونہہ کیے ہوے ہی اُس بارگاہ متعالی کی روشنی
اُسپر غالب ہی حق سبحانہ کے رستہ کا چلنے والا ہی اُسکی انتہا پر پہونچ گیا ہی مگر یہ انوار و تجلیات
کے دریا مین غرق ہی اُسکی نظر بصیرت آثار کے دیکھنے سے اندہی ہی۔ اُسکی بیہوشی اُسکی ہوشیاری
اور مقام جمع یعنی رویت صرف حق سبحانہ مقام فرق (یعنے رویت حق کیساتھ رویت خلق) پر اور
اُسکی فنا اُسکی بقا پر اور اُسکی غیبت اُسکی حضور پر غالب ہی۔ اور تیسرا اس سے بھی زیادہ کامل
بندہ ہی جو توحید کی شراب پیکر بھی ہوشیاری مین بڑہا اور اغیار کی رویت سے غائب ہوکر
بھی خلق کے احوال کا اُسکو حضور زیادہ ہوا نہ اُسکو رویت حق رویت خلق سے روکتی ہی
اور نہ رویت خلق رویت حق سے پردہ کرتی ہی نہ اُسکی فنا بقا سے مانع ہی اور نہ بقا فنا سے
حاجب ہی ہر ایک حصہ والے کو اُسکا حصہ اور ہر ذی حق کو اُسکا حق پورا دیتا ہی چنانچہ
جب عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہتان سے پاکدامنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر
نازل ہوئی تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو فرمایا اے عائشہ اُٹھو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا شکریہ ادا کرو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا اللہ کی قسم مین کسی دوسرے کا
شکریہ ادا نکرونگی مین صرف اپنے اللہ کا شکر بجا لاؤنگی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تو اُنکو مقام
اکمل مقام بقا کے جو آثار اور مخلوقات کے ثابت ہونے کو مقتضی ہی رہنمائی کی تھی (دیکھو
حق سبحانہ فرماتا ہی میرا اور اپنی والدین کا شکر ادا کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین

جس نے لوگون کی شکرگزاری نہ کی وہ اللہ کا بھی شکر بجا نہ لایا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُسوقت اپنی موجودہ حالت مین محو اور آثار سے غائب تھین اسلیے اُنھون نے سوا واحد قہار کے کسی دوسرے کا مشاہدہ نکیا۔ **مراسلہ مراتب شکر کے بیان مین** انعام اور احسان آلہی کے وارد ہونے مین لوگ تین قسم کے ہین پہلے تو وہ لوگ ہین جو احسانات کیساتھ خوش ہوتی ہین اور اتراتے ہین لیکن نہ اُنکے ہدیہ بھیجنے والے اور پیدا کرنیوالے کی حیثیت سے بلکہ صرف اپنا نفع حاصل ہونے کے لحاظ سے یہ لوگ تو غافل ہین انپر اللہ تعالیٰ کا ارشاد آخر جب ہماری دی ہوئی چیز پر اترائے تو ہمنے دفعۃً اُنکو پکڑا پورا صادق ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہین جنکا احسانات کیساتھ خوش ہونا اُنکے بھیجنے والے کی منت اور اُنکے پہونچانے والے کے مشاہدہ کے لحاظ سے ہے انپر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تو کہہ اللہ کے فضل اور اسکی رحمت سے سو اسی پر وہ خوش ہون یہ اُس سے بہتر ہے جو فراہم کرتے ہین راست آتا ہے۔ تیسرے وہ لوگ ہین جو نہ اُن احسانات کے ظاہری تمتع اور نہ باطنی منت کے مشاہدہ مین مشغول ہوکر اپنے محسن سے غافل ہوئے۔ بلکہ جمال محبوب کے دیدار نے جمیع ماسوا سے اُنکو محو کر دیا اور اُنکے دل کی مختلف ارادے اُس محسن حقیقی پر مجتمع ہوگئے وہ بجز اُسکے کسی دوسری چیز کا مشاہدہ نہین کرتے انپر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تو کہہ اللہ پھر اُنکو اُنکے باطل مین کھیلتا چھوڑ صادق ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت داود علیٰ نبینا وعلیہ السلام پر وحی بھیجی اے داود میرے سچے بندون سے کہہ دے کہ میرے ہی ساتھ خوش ہون اور میرے ذکر کے ساتھ ہی دل ٹھنڈا کرین۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمھاری فرحت اپنی اور اپنے انعام کی رضامندی کیساتھ فرمائے اور ہم کو اپنے سمجھنے والون مین سے بنائے اور غافلون مین سے نکرے اور اپنے کرم و احسان سے ہم کو اہل تقویٰ کے راستہ پر چلاوے

خاتمہ اپنے پروردگار جل ذکرہ کے ساتھ مولف رضی اللہ عنہ کی مناجات کے بیان مین آلہی جب مین اپنے غنا کی حالت مین بھی محتاج ہون تو اپنے فقر کی حالت مین کیونکر فقیر و محتاج نہون گا۔ آلہی جب مین اپنے علم کی حالت

مین بھی جاہل ہون تو اپنی جہل کی حالت مین کیسے سخت جاہل و نادان نہون گا۔ آلھی تیری
تدبیر کے اختلاف اور تیری تقدیر کے سرعت نزول نے تیرے عارفین بندون کو تیری عطا پر مطمئن
ہونے سے اور مصیبت مین تجھسے نا امیدی سے روک دیا۔ آلھی مجھسے وہ ہی جو میری بدعملی و
ملامت کے لائق ہی اور تجھ سے وہ ہی جو تیرے کرم کو سزاوار ہی۔ آلھی تو نے میری ناتوانی کے
وجود سے پہلے اپنے آپ کو میرے ساتھ لطف و مہربانی سے متصف فرمایا تو کیا اب میری ناتوانی
کے وجود کے بعد مجکو لطف و مہربانی سے محروم فرمائیگا۔ آلھی اگر مجھسے نیکیان ظاہر ہون
تو تیرا فضل اور تیرا مجپر احسان اور اگر مجھسے برائیان ہون تو تیرا عدل اور تیری مجپر حجت
ثابت۔ آلھی جب تو میرا کفیل ہی تو مجکو میرے نفس کو کیونکر سپرد کرتا ہی۔ اور جب تو میرا
مددگار ہی تو مین کیونکر ذلیل ہو سکتا ہون اور جب تو مجپر مہربان ہی تو مین کب ناکامیاب
ہو سکتا ہون۔ مین اپنے فقر و مسکنت کو تیری طرف وسیلہ پکڑتا ہون۔ اور جس چیز کا
تیری بارگاہ عالی تک پہونچنا محال ہو مین اسکو کیونکر وسیلہ بناؤن۔ بلکہ جب میرا حال
تجپر مخفی نہین تو مین تجھسے اسکا کیونکر شکوہ کرون۔ بلکہ جب میرا کلام تیرے حکم سے
تیری بارگاہ عالی تک نکلا ہی تو مین اسکو اپنا کلام ہونا کیونکر ظاہر کرون بلکہ جب میری
امید دنکی جماعت تیری بارگاہ عالی مین چلکر پہونچی ہین تو وہ کیونکر ناکامیاب ہو سکتی ہین
بلکہ جب میرے احوال کا مبدا اور مرجع تو ہی ہی تو وہ کیونکر عمدہ اور پسندیدہ نہونگے آلھی
باوجود میری بڑی نادانی اور ناعاقبت اندیشی کے تو مجپر کس قدر مہربان ہی۔ اور باوجود
میرے افعال کے قبح کے تو مجپر کس قدر رحم والا ہی۔ آلھی تو مجھسے کس قدر نزدیک ہی
اور مین تجھ سے کتنا دور ہون۔ آلھی تو مجپر کسقدر مہربان ہی پھر کونسی چیز مجکو تیرے شاہدہ
سے حاجب ہو سکتی ہی۔ آلھی مین نے اپنی کیفیات کے اختلاف اور حالات کے تبدل
سے معلوم کرلیا ہی کہ مجھسے تیری غرض اور ارادہ یہ ہی کہ مین تجکو ہر چیز مین پہچانون
یہانتک کہ کسی چیز مین تیری معرفت سے جاہل نہون۔ آلھی جب کبھی میری

بدی نے میری زبان بند کی تیرے کرم نے مجکو گویا کردیا اور جب کبھی میرے بُرے اوصاف
نے مجکو مایوس کیا تیرے احسان نے میری امید بندھائی - الٰہی جسکی نیکیان بھی برائیان
ہین تو بھلا اُسکی بُرائیان کیونکر برائیان نہون گی اور جسکے علوم وحقائق بھی محض دعوے
ہین تو اُس کے دعوے کیونکر دعوے نہوینگے الٰہی تیرے حکم نافذ اور مشیت
غالب نے کسی صاحب مقال کے لیے مقال اور کسی صاحب حال کے لیے حال اطمینان
کے قابل نہین چھوڑا الٰہی مین بہت سی طاعتین بجالایا اور بہت سی حالتون کو
مین نے پختہ اور راسخ کیا مگر تیرے عدل نے اُنپر میرے اعتماد کو ڈھا دیا - نہین بلکہ
تیرے فضل نے مجکو اُنپر اعتماد کرنے سے پھیر دیا الٰہی تو جانتا ہے اگرچہ یقینا مجسے طاعت
کی بجاآوری پر مداومت نہین ہوئی لیکن طاعت کی محبت اور عزم پر مداومت
رہی ہے - الٰہی جب تو قاہر ہے تو مین کیونکر پختہ عزم کرون اور جب تو حکم فرمانیوالا ہے
تو مین کیسے پختہ عزم نکرون - الٰہی احوال مخلوقات مین میرا تردد تجھ تک پہونچنے
مین دوری کو مقتضی ہے تو مجکو ایسی خدمت پر جو تیری بارگاہ عالی تک پہنچا دے
ہمہ تن مجتمع فرمادے - الٰہی جو چیز اپنے وجود مین تیری محتاج ہے اُس سے میرے
وجود پر کیونکر استدلال ہوسکتا ہے کیا تیرے ماسوا کا ظہور اسقدر ہوسکتا ہے
جو تجھے حاصل نہو یہان تک کہ وہ تیرا ظاہر کرنے والا بنے - تو کب غائب ہے
جو تیرے وجود پر کسی دلیل کی دلالت کی حاجت ہو اور تو کب بعید ہے جو مخلوقات
تجھ تک پہونچا دین - الٰہی وہ آنکھ جو تجکو اپنے اوپر نگہبان اور محافظ نہ دیکھے اندھی
ہو اور اُس بندے کی تجارت جس نے اپنے لیے تیری محبت کا حصہ نہین لیا
ٹوٹے مین پڑے - الٰہی تو نے آثار کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرمایا تو مجکو اپنے انوار
کے لباس مین اور نظر بصیرت کی رہنمائی کے ساتھ اُن کی طرف پھیر تاکہ جس طرح تیرے
حکم سے مین اُنکی طرف نظر کرنے سے قلب محفوظ اور اُنپر اعتماد کرنے سے بلند ہمت

اُن مین داخل ہوا تھا اسیطرح اُن سے تیری بارگاہ عالی کیجانب پھردن تو ہرچیز پر قادر ہے۔ آلہی
یہ میری خواری تیرے سامنے ظاہر اور یہ میری حالت تجپر غیر مخفی تجھسے ہی تیری بارگاہ عالی تک
پہونچنا طلب کرتا ہون اور تیرے ہی ساتھہ تیری بارگاہ عالی تک رہنمائی چاہتا ہون تو میری
اپنے تک اپنے نور کیساتھہ رہنمائی فرما اور سچی عبودیت مین اپنے سامنے مجکو ٹھہرا آلہی اپنے پوشیدہ
پوشیدہ علم کی مجکو تعلیم فرما اور اپنے محفوظ نام کے ساتھہ محفوظ رکھہ آلہی اہل قرب کے محقق
مقامات مین مجکو تحقیق اور پختگی عطا فرما اور اہل جذب کا مجکو راستہ چلا۔ آلہی مجکو اپنی تدبیر
کیساتھہ میری تدبیر سے اور اپنے اختیار کے ساتھہ میرے اختیار سے بے پرواہ فرما اور مجکو
میری بیقراری کے مرکز و نہر ٹھہرا۔ آلہی مجکو میرے نفس کی ذلت حرص وطمع سے نکال اور
قبر مین میرے اوتر نے سے پہلے مجکو میرے شک اور شرک سے پاک فرما۔ تجھی سے اپنے ہوائے
نفسانی اور وساوس شیطانی پر مدد مانگتا ہون تو میری مدد کر اور تجھی پر بھروسا کرتا ہون
کسی دوسرے کے سپرد نہ فرما اور تجھی سے سوال کرتا ہون مجکو نا امید نہ کر اور تیرے فضل و
کرم کی رغبت کرتا ہون مجکو محروم نہ فرما اور تیرے ہی بارگاہ عالی کیطرف منسوب ہون
مجکو دور نکر اور تیرے ہی دروازہ پر کھڑا ہون مجکو نہ ڈھکیل۔ آلہی جب تیری رضا اس
سے بھی پاک اور منزہ ہے کہ تجھسے اُسکے لیے کوئی علت اور سبب ہو تو مجسے میرا کوئی عمل یا
حال اُسکی علت کیونکر ہوسکتا ہے آلہی جب تو اپنی ذات کاملہ مین اس سے بھی غنی ہے
کہ تجکو تجھسے نفع پہونچے تو تجپہ ناقص و ناکارہ سے کیونکر غنی نہون گا۔ آلہی قضا و قدر مجپر غالب
آئی اور ہوائے نفسانی نے شہوت کی مضبوط رسیون مین مجکو جکڑ لیا تو تو میرا مددگار ہو کہ میری
بھی مدد کرے اور میرے واسطہ سے میرے متعلقین کے بھی مدد فرمائے اور اپنے فضل وکرم
سے اسقدر غنی کر کہ تیرے مشاہدہ جمال و جلال کے ساتھہ اپنی طلب سے بھی مستغنی ہوجاؤن
تو وہ ذات پاک ہے جسنے اپنے دوستون کے دلون مین معارف کے انوار یہان تک روشن
کیے کہ اُنھون نے تجھے پہچانا اور تیری وحدانیت کا اعتراف کیا اور تو وہ پاک ذات ہے جسنے

اپنے دوستون کے دلون سے اغیار کے تعلق یہان تک قطع کیے کہ انھون نے
تیرے سوا کسی کو محبوب نہ بنایا اور تیرے سوا کسی کو بیقرار ہو کر سہارا نہ ٹھہرایا۔
تو ہی اُن کا مونس ہوا جو عالم کے تعلقات وکدورات نے اُنکو متوحش اور پریشان
کیا اور تو نے ہی اُن کی رہنمائی جو حق کے راستہ اُن کے لیے منکشف ہو گئے جس نے
تجکو نہ پایا اُس نے کیا پایا اور جس نے تجکو پایا اُس نے کیا نہ پایا جو تیرے بدلے کسی
دوسرے سے راضی ہوا ناکامیاب ہوا اور جس نے تیری بارگاہ عالی سے دوسری
طرف منتقل ہونا چاہا نقصان مین پڑا آلہی تو نے اپنا احسان کم نہین کیا تو پھر کسطرح تیرے
سوا کسی دوسرے کی امید کیجاوے اور تو نے اپنی بندہ نوازی کی عادت کو نہین بدلا تو
تیرے غیر سے کیونکر سوال کیا جاوے۔ اے وہ ذات جس نے اپنے دوستون کو اپنی اُنس
جان بخش کی شیرینی کا ذائقہ چکھایا تو وہ اُس کے سامنے محبت کے ساتھ عاجزانہ
کھڑے ہوئے اور اے وہ ذات جس نے اپنے دوستونکو اپنی ہیبت کا لباس پہنایا
تو وہ اُسکے عزت کے ساتھ عزت والے ہو کر قائم ہوئے۔ تو ذکر کرنے والون کے ذکر سے
پیشتر اپنے احسان سے اُنکا یاد کرنے والا ہو اور عبادت کرنے والون کی توجہ سے پہلے
احسان کی ابتدا کرنے والا ہو اور سوال کرنے والون کے سوال سے پہلے بخشش کے
ساتھ سخاوت کرنے والا ہو اور نہایت بخشش کرنے والا پھر جو کچھ ہمکو ہبہ کیا ہم سے
اُس کا قرض مانگنے والا۔ آلہی مجکو اپنی رحمت کے ساتھ طلب فرما کہ تجھ تک پہونچون
اور اپنی منت کے ساتھ مجکو کھینچ کہ تیری طرف متوجہ ہون آلہی اگرچہ مین تیری نافرمانی کرون
پھر بھی تجسے میری امید منقطع نہین ہوتی جیسے اگرچہ طاعت بجا لاون پھر بھی تیرا خوف
مجسے جدا نہین ہوتا آلہی تمام عالم نے مجکو تیری طرف ڈھکیل دیا۔ اور تیرے لطف وکرم کے
علم نے تیرے دروازہ پر ٹھہرا دیا۔ آلہی تو میری امید ہو تو پھر مین کیونکر خائب ہوں اور میرا سہارا
تجپر ہو تو مین کیونکر ذلیل ہون آلہی تو نے مجھے ذلت مین جا دیا تو مین کیونکر عزت پا سکتا ہون

اور تونے مجکو اپنی طرف نسبت کیا تو مین کیونکر صاحب عزت نہون آلہی تونے مجکو فقر و احتیاج مین ٹھہرایا تو مین کیونکر محتاج نہون اور تونے مجکو اپنے جود کے ساتھہ غنی کیا تو مین کیونکر محتاج ہون تو وہ ذات ہی کہ بجز تیرے دوسرا کوئی معبود نہین ہر چیز کو اپنی معرفت عطا فرمائی تو کوئی چیز تجھسے ناواقف نہوئی تو وہ ذات ہی کہ تونے مجکو ہر شے مین اپنی معرفت عطا فرمائی تو مین نے ہر چیز مین تیری تجلی ظاہر دیکھی پھر تو سب پر ظاہر و آشکارا ہی۔ اے وہ ذات جو اپنے رحمان ہونے کے ساتھہ اپنے عرش پر مستوی ہوا کہ وہ عرش اسکے رحمانیت مین اسطرح غائب ہوا جیسے تمام عالم اسکے عرش مین غائب ہی۔ آثار کو تونے آثار سے مٹایا اور اغیار کو انوار کے آسمانون کی چہار دیواریون سے نیست و نابود کیا۔ اے وہ ذات جو اپنی عزت کے پردون مین آنکھون کے ادراک سے محجوب ہی اے وہ ذات جسنے اپنی صفات کمالیہ کے ساتھہ عارفین کے قلوب پر تجلی فرمائی پھر اسکی بے نہایت عظمت باطن قلوب پر متحقق ہوگئی تو کیونکر چھپ سکتا ہی تو ظاہر و آشکارا ہی اور تو کیونکر غائب ہو سکتا ہی تو نگہبان اور حاضر ہی اور اللہ تعالے توفیق دینے والا ہی اور اسی سے اعانت طلب کرتے ہین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علے سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم ستائیسوین رمضان المبارک ۱۳۱۲ھ کو بعد نماز جمعہ مسجد محلہ خانقاہ قصبہ دیوبند ضلع سہارنپور مین یہ ترجمہ تمام ہوا والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

تمت

الحمد للہ تعالی کہ یہ کتاب فیض انتساب حسب الحکم زبدۃ ارباب صدق و صفا قدوۃ اصحاب ورع و تقوی حضرت مخدومنا سیدنا و مولانا حاجی حافظ شاہ محمد اشرف علی صاحب ظلہ العالی مطبع نظامی واقع کانپور مین چھپی بار سوم باہتمام عبد الرحمن

فائدہ تمام ہوچکا دین اور مقبول خاص و عام کرین وجہ مہر و دستخط اسواسطے کہ یکتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہر مہر مطبع و دستخط مہتمم کئے گئے

بماہ نومبر [illegible] عیسوی